SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Tuesday January 19, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ
مَا يُرِيدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ
فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ
آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ۝

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Tuesday January 19, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

مَا يُرِيْدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ

فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

اٰيٰتٍ ۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝

ترجمہ : جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کیے تو ضرور اللہ انہیں ایسے باغوں میں پہنچا دے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں) اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے (وہ مالک مختار ہے)

جو آدمی، مایوس ہو کر ایسا خیال کر بیٹھتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرنے والا نہیں (تو اس کے لیے زندگی کی کوئی راہ باقی نہ رہی) اسے چاہیئے، ایک رسی چھت تک لے جا کر باندھ دے اور اس میں گردن لٹکا کر زمین سے رشتہ کاٹ لے۔ پھر دیکھے اس تدبیر نے اس کا غم و غصہ دور کر دیا یا نہیں؟

اور دیکھو، اس طرح ہم نے یہ کلام روشن دلیلوں کی شکل میں اتارا، اور اس لیے اتارا کہ اللہ جسے چاہتا ہے (کامیابی کی) راہ پر لگا دیتا ہے۔

(سورۃ الحج آیات ۱۴ تا ۱۶)

QUESTIONS AND ANSWER.

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

باقاعدہ کارروائی شروع کرنے سے پہلے میں ایک عرض کر دوں کہ آج کے آرڈر آف دی ڈے پر دو موشنز ہیں ایک رول ۵۶ کے تحت اور دوسری ایک ایڈجرنمنٹ موشن پہ بحث ہونی ہے۔ میری درخواست ہوگی کہ باقی کارروائی کو اس طریقے پہ نمٹائیں کہ ان موشنز کے لیے جو وقت مقرر ہے وہ بچ سکے۔ پہلے سوالات کو لیتے ہیں۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب سوال نمبر ۷۸۔

APPOINTMENT OF CUSTOM OFFICERS

78. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of Custom Officers with district-wise breakup appointed during the last financial year ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The total number of the Customs Officers (Assistant Collectors) appointed in the last financial year (1986-87) was sixteen (16) The district-wise breakup is as under :—

S. No.	Name of District	Number of officers recruited
1.	Bahawalnagar	1
2.	Bannu	2
3.	Faisalabad	1
4.	Karachi	2
5.	Khairpur	2
6.	Lahore	4
7.	Sargodha	2
8.	Sialkot	2
	Total	16

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ دی گئی فہرست میں کوئٹہ کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ اس میں کوئٹہ کو ہماری طرف سے نظر انداز نہیں کیا گیا جو اسسٹنٹ کلکٹر کی ریکروٹمنٹ کی جاتی ہے ۔ پبلک سروس کمیشن مقابلے کا امتحان لیتا ہے اور مقابلے کے امتحان کے نتیجے میں جو لوگ منتخب ہوتے ہیں انہیں اسٹیبلشمنٹ ڈویژن پھر مختلف محکموں میں بھیجتا ہے ۔ وہ جو نام محکمے کو بھیجتے ہیں ان کے احکام اس محکمے کی طرف

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

سے جاری کیئے جاتے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن جن لوگوں کو منتخب کرتا ہے وہ اس وقت بھی کوٹے کا حساب رکھ کر کرتے ہیں اور ایسٹیبلشمنٹ ڈویژن والے بھی حتی الوسع اپنی جگہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ مجموعی لحاظ سے جس علاقے کا کوٹہ ہو اس کو ملتا رہے اگر ایک سال میں کسی کو نہیں ملا تو دوسرے سال اسے مل جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پچھلے کتنے سالوں سے یہ کوٹہ نہیں دیا، کیا یہ معلوم ہے؟

میاں محمد یسین خاں وٹو : جناب والا! یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ بتا سکوں اس کی تفصیل تو ایسٹیبلشمنٹ ڈویژن ہی بتا سکتا ہے۔ کیونکہ ہمیں جو وہ بھیجتے ہیں اس کے مطابق ہم آرڈر جاری کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا محترم وزیر گرامی قدر یہ فرمائیں گے کہ میرے دوست میرداد خیل صاحب نے ضلع وار تفصیل دریافت فرمائی تھی ضلع وار تفصیل سے ہٹ کر یہ جو سولہ بھرتیاں ہوئی ہیں اس میں پورے بلوچستان سے نہ کوئی application آئی اور نہ بلوچستان نیوز میں ان بھرتیوں کو مشتہر کیا گیا۔ اگر بلوچستان سے کوئی ایک درخواست بھی ایسی آئی تو کیا اسکو entertain کیا گیا۔ پورے بلوچستان سے ایک بھی درخواست کی نہ نشاندہی ہے اور نہ بھرتی، تو اس سلسلے میں ہم تفصیلات جاننا چاہیں گے؟

میاں محمد یسین خاں وٹو : جناب والا! میرے فاضل دوست نے جو پوچھا شاید میں زیادہ تفصیل سے ان کو نہیں سمجھا سکا جیسے میں نے پہلے عرض کیا جناب والا! یہ یوں نہیں ہوتا کہ اسسٹنٹ کلکٹر کے لیے محکمہ کسٹم

درخواستیں مانگتا ہے یہ درخواستیں پبلک سروس کمیشن مانگتا ہے اور مقابلے کا امتحان ہوتا ہے اور اس مقابلے کے امتحان میں جو لوگ منتخب ہوتے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن ان لوگوں کو مختلف محکموں میں بھیجتا ہے یہ ۱۶ آدمی جنہیں اسسٹنٹ کلکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ سولہ آدمی اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے اس مقابلے کے امتحان کے نتیجے میں بھیجے ہیں۔ اور مقابلے کے امتحان میں تمام صوبوں کا اپنا اپنا کوٹہ ہوتا ہے اس کے مطابق سلیکشن ہوتی ہے پھر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے پاس پبلک سروس کمیشن نتائج بھیجتا ہے۔ کسٹم کے محکمے کے پاس نہ درخواستیں آتی ہیں اور نہ ہم درخواستیں مانگتے ہیں اور نہ میں اس پوزیشن میں ہوں کہ بتاؤں کہ کتنی درخواستیں صوبہ بلوچستان سے آئیں۔ اب یہ سولہ آدمیوں کو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے ہمیں بھیجا اور ہم نے تعیناتی ان کی کر دی۔ اب یہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اور پبلک سروس کمیشن کا کام ہوتا ہے اور وہ کوٹہ کا خیال رکھتے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : ضمنی سوال ، سر! اس میں میرداد خیل صاحب نے صرف کسٹم آفیسرز کا پوچھا تھا اور انہوں نے اپنے جواب میں بریکٹ کر کے اسسٹنٹ کلکٹر کر دیا۔ اس کی وضاحت تو یہ چاہیئے تھی کہ انسپکٹر بھی اس میں included ہیں یا نہیں ؟ یا اپنی طرف سے کلکٹر کر دیا ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : انسپکٹر included نہیں ہیں ، جناب والا ! چونکہ کلکٹر کا بھی آفیسرز سے تعلق تھا اسلئے اسے included کر دیا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال نمبر ۷۹۔

NATIONALIZED BANKS & FINANCIAL INSTITUTIONS

PAY COMMISSION REPORT

79. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government had decided to publish the Nationalised Banks and Financial Institutions Pay Commission Report after the announcement of 1987-88 budget; and if so,

(b) the reasons for the delay in the publication of the said report and the expected time by which the report will be published?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) No.

(b) As the National Pay Committee Report 1986-87 contained some information relating to certain sensitive organizations, its publication is not advisable. However, implementation of the major recommendations of the Pay Committee Report had been announced in the Finance Minister's Budget Speech, 1987-88.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ وہ کونسی ترین مصلحت ہے کہ اس پارلیمنٹ کو جو جمہوریت کا مغز ہے اگر نہیں بتاتے تو کس قوم کو بتانا پسند فرمائیں گے ؟

جناب چیئرمین : جس کو خفیہ رکھنا چاہتے ہیں وہی سوال کے جواب میں بتادیں - ؟ جناب وٹو صاحب -

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میں نے عرض کیا کہ کچھ sensitive انفارمیشنز ہوتی ہیں main recommendations تھیں جو حکومت نے ان میں سے قبول کرلیں ، ان کو واضح طور پر شائع کر دیا گیا ، اور بجٹ تقریر میں نیشنل اسمبلی کے سامنے پیش کر دیا گیا تھا - باقی حصہ شائع کرنا ملک کے مفاد میں نہیں ہے -

جناب چیئرمین : یہ ملک کے مفاد میں نہیں ہے ، ٹھیک ہے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ملک کے مفاد میں کیا بات ہے، ہم ملکی نہیں ہیں ہم کہاں کے ہیں، ہم کونسی مخلوقات ہیں یہ آپ بتائیں ؟ جناب والا ! یہ بالکل آپ پارلیمنٹ پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں اور آپ اس کو اعتماد میں نہیں لینا چاہتے ۔ یہ حکومت جان بوجھ کر ایسے کام کرتی ہے اور اپنے آپ کو چور دروازوں سے نوازنے کی کوشش کرتی ہے اور یہ 'قرین مصلحت'، نہایت ہی نامناسب ہے ۔

Mr. Chairman : It does not require any reply.

بس سوال ہو گیا جناب طارق چودھری صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یہ میرا استحقاق بنتا ہے میں نے ایک سوال کیا ہے اور سوال کا صحیح جواب نہ دینا، یہ ممبروں کے استحقاق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے اور حکومت عدم اعتماد کا رویہ اختیار کر چکی ہے ۔ لہٰذا میرا یہ پر زور اصرار ہے کہ یا تو اس کی صحیح طور پر فہرست شائع کریں یا صحیح جواب دیں ورنہ . . . .

جناب چیئرمین : جناب یسین خان وٹو صاحب ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب ۱۹۴۷ء سے لے کر حکومت نے تین پے کمیشنز اور دو پے کمیٹیز مقرر کی ہیں اور آج تک کبھی ان پے کمیشنز یا پے کمیٹیز کی رپورٹس شائع نہیں کی گئیں، اور ۱۹۴۷ء سے آج تک اسی پر عمل ہو رہا ہے ۔ اسمبلیاں اور پارلیمنٹ بھی رہی ہیں اور اس دوران مناسب یہ سمجھا گیا ہے کہ جن چیزوں کو حکومت تسلیم کر لیتی ہے ان کو شائع کر دیا جاتا ہے اور باقی باتوں کو

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

شائع نہیں کیا جاتا، یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی ضرورت شروع سے محسوس کی گئی اور اس کے مطابق شروع سے عمل ہو رہا ہے۔ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کی اور نہ ہم کوئی چیز معزز ایوان سے چھپانا چاہتے ہیں بلکہ وہ ایسی چیزیں ہیں کہ اس میں حساس معاملے ہیں جن کا بیان کرنا ملکی مفاد میں نہیں ہے۔ اس میں جو فیکسٹ فگرز دیئے ہوئے ہیں ان فیکسٹ فگرز سے مخالفین کئی انداز سے لگا سکتے ہیں جو ملکی مفاد میں نہیں ہیں اگر وہ عوامی مفاد کے خلاف نہ ہو تو اسے فاضل ممبران کے ساتھ شیئر کرنے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس میں یہ صورت ہے کہ وہ ملکی مفاد میں نہیں ہے۔ اس سے ملک کے مخالفین ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب میرداد خیل صاحب! جی قاضی صاحب۔

پوائنٹ آف آرڈر۔

قاضی عبداللطیف : گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی روایات غلط چلی آ رہی ہوں تو موجودہ حکومت کا فرض ہے کہ جس طریقے سے کہ بڑی مدت سے بنیادی حقوق معطل چلے آ رہے تھے اور موجودہ حکومت نے یہ روایت قائم کی ہے کہ سارے کے سارے بنیادی حقوق قائم کر دیئے ہیں۔ اگر کوئی روایت غلط چلی آ رہی ہو تو اس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین : آپ کا فرمانا صحیح ہے کہ اگر روایت غلط چلی آ رہی ہو تو اس کو صحیح کرنا ہے لیکن میرے خیال میں یہ بھی مناسب ہوگا کہ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ روایات کو اس طریقے پر بھی آپ نہ موڑیں کہ وہ غلط بن جائیں دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، کوئی حکومت ایسی نہیں کوئی پارلیمنٹ ایسی نہیں ہے جس میں بعض امور سوائے خاص طریقے کے، خفیہ اور صیغہ راز میں رکھے جاتے ہیں۔ یہ ہر جگہ قانون ہے ایک قاعدہ ہے۔ اس میں کوئی روایات کی خرابی نہیں ہے۔ جو وزیر صاحب

[Mr. Chairman]

نے فرمایا اس سے آپ کو اتفاق ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بن سکتا ہے۔ اور میرے خیال میں جناب طارق چودھری صاحب کی بھی سُن لی جائے۔

جناب محمد طارق چودھری : ہماری گزارش صرف یہ ہے کہ تفصیلات فراہم نہ کریں لیکن صرف ان مقدس گایوں کے نام ہی لے دیں تاکہ ہم آئندہ ان کو چھیڑیں ہی نہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : یہ مقدس گائیں نہیں ہیں۔ یہ پے کمیٹی کی رپورٹ ہے۔ پے کمیٹی کی رپورٹ میں بہت ساری آبزرویشنز مختلف چیزوں کے بارے میں دی گئی ہیں جن میں بہت sensitive areas بھی ہیں اگر وہ فیکٹس فگرز ہم شائع کریں تو اس سے مخالفین فائدہ اٹھا سکتے اور کسی کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اس انفارمیشن سے پاکستان کے مخالفین فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کوئی خاص اس سے فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین : مقدس گائیں صرف ہندوؤں کے ہاں ہوتی ہیں۔ مسلمانوں اور اسلامی معاشرے میں مقدس گائیں نہیں ہوتیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا! اگر آپ اجازت دیں تو میں قاضی صاحب کے ارشاد کا جواب دے دوں۔

Mr. Chairman : It has been ruled out.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جس طرح ہم نے ایک اچھی روایت قائم کی ہے کہ بنیادی حقوق جو معطل تھے ہم نے اس تعطل کو ختم کیا۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم ہر نادرست روایت تبدیل کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی روایت ملکی مفاد میں ہے تو اس پر عمل کرنا بھی، انہیں یہ سوچنا چاہیئے، حکومت کا نیک عمل ہوگا۔

Mr. Javed Jabbar : Point of Order, Sir. There appears to be a discrepancy Mr. Chairman, between the question and the answer. The question refers to the Pay Commission and the answer refers to the Pay Committee. **Is there a difference or is this deliberate?**

Mr. Chairman : Well, some times it is called a committee, some times it is called a commission.

Mr. Javed Jabbar : In this case he referred to the formation of both commissions and committees.

Mr. Chairman : I think it is one and the same thing.

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب یہ جو پچھلی اپوائنٹ ہوئی وہ پے کمیٹی تھی انہوں نے پے کمیشن لکھا لیکن ساتھ ہی اس کے بارے میں فرمایا

> "Whether it is a fact that the Government has decided to publish the nationalized banks and financial institutions Pay Commission's Report after the announcement of 1987-88 budget".

تو ۸۸-۸۷ء کے بجٹ کے بعد کی۔ سچویشن یہ ہے کہ گزشتہ ماضی قریب میں جو بھی قائم کی گئی ہے وہ صرف پے کمیٹی ہے پے کمیشن نہیں اس لئے میں نے پے کمیٹی کا ذکر کیا کیونکہ پے کمیٹی اپوائنٹ کی گئی ہے۔ اس لیے میرے خیال میں انہیں بھی پے کمیٹی لکھنا چاہیئے تھا۔

جناب چیئرمین : فرنٹیئر میں ہمارے ہاں ایک جوڈیشل کمشنر صاحب ہوا کرتے تھے جو انگریز تھے۔ سڑک پر جا رہے تھے راستے میں ایک سکھ ایڈووکیٹ ملے جو بہت معزز آدمی تھے انہوں نے کہا "ہیلو نتھا سنگھ ہاؤ آر یو"۔ تو اس نے کہا "صاحب میں نتھا سنگھ نہیں ہوں میں پریم سنگھ ہوں"۔ تو اس نے کہا Natha Singh and Prem Singh one and the same thing تو یہ کمیٹی اور کمیشن بھی one and the same thing ہے۔ سوال تین سے زیادہ ہو گئے ہیں مزید

کی میں اجازت نہیں دے سکتا ۔

جناب عبدالرحیم میر دادخیل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! اس نے گزشتہ بجٹ میں یہ اعلان کیا تھا ہم تمام ملازمین کو جو بینکوں میں ہیں باقاعدہ سہولتیں دیں گے ۔ اس سے ابھی تک اس نے انکار کیا ہے ۔ دوسرا یہ ہے کہ یہ 'قرین مصلحت'، جو شائع نہیں کیا ہے اس پر میں اصرار کروں گا چونکہ یہ صحیح جواب نہیں دے رہے اسلئے میں اس ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : یہ تو آپ کی مرضی ہے ۔

(جناب عبدالرحیم میر دادخیل ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میں جواب دے چکا ہوں ۔

Mr. Chairman : Next question. Mr. Abdur Rahim Mir Dadkhel.

STREET LIGHTS FOR G.10/3 ISLAMABAD

80. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel** : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that no street lights have been provided for Category III and VI houses located in Sector G-10/3, Islamabad ; if so the reasons thereof and the expected date by which these street lights will be provided ?

Mr. Zain Noorani : Yes. The CDA's share towards the cost of the street lights was paid in March, 1987. Due to the non-availability of poles the WAPDA has not been able to provide the facility as yet. The street lights are likely to be provided within the current financial year.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔ سوال والا ہی چلا گیا تو ضمنی سوال کون اٹھائے گا ۔ اگلا سوال جناب مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

OPEN SPACE IN G-10/3 ISLAMABAD

81. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the purpose for which the open space lying in front of Houses No. 1 to 12 of Category II in Sector G-10/3, Islamabad, has been earmarked and the arrangements made for its cleanliness; and

(b) whether it is a fact that this uneven space is filled with rubbish and waste material and if so, the time by which it is likely to be cleaned and levelled?

Mr. Zain Noorani: (a) The space in question is meant for a primary school for physically handicapped children. It is cleaned regularly and garbage is also collected.

(b) This partially uneven space would be levelled/landscaped as and when construction of the school is completed by the Ministry of Health.

مولانا کوثر نیازی : کیا وزیر صاحب اس بات پر غور فرمائیں گے کہ اس خالی جگہ پر پارک بنا دیا جائے کیونکہ اس آبادی کے لیے وہاں کوئی پارک نہیں ہے اور سکول کسی اور جگہ بنا لیا جائے ۔

Mr. Zain Noorani: Sir, since the honourable Senator has given this suggestion, we will have it examined.

مولانا کوثر نیازی : وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ جگہ ناہموار ہے اور وہاں جب سکول تعمیر ہو جائے گا تو اسے خوبصورت بنا دیا جائے گا میں نے عرض کیا جب تک یہ ناہموار ہے یہ گندگی اور کیچڑ سے پڑ رہتا ہے کیا وہ یہ فرمائیں گے کہ جب تک یہ جگہ ہموار نہیں ہوتی اس کی صفائی سے کوئی انتظامات سی ڈی اے کرنے کو تیار ہے ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, while garbage thrown on the land is collected every day by the CDA staff, at the same time arrangements have been made for clearing the rank vegetation by the staff of the Environment Directorate. However, levelling, land scaping and proper cleanliness of the area would be possible only when the construction of the school is completed.

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

STREETS AND ROADS IN G-10/3 ISLAMABAD

82. ***Maulana Kausar Niazi** : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that pucca roads and streets have not so far been constructed for category II houses in Sector G-10/3 and if so the expected date by which the roads and streets in question will be metalled ?

Mr. Zain Noorani : Yes. There are no streets in the vicinity of Category-II Houses. However, the roads are likely to be completed by 30th June, 1988

جناب چیئرمین : There are no streets! ضمنی سوال ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! جی ۱۰/۳ کی بات چھڑی ہے تو میں وزیر صاحب کی توجہ اس جانب بھی دلا دوں گا کہ وہاں کوئی ڈسپنسری قائم نہیں کی گئی کیا حکومت وہاں کوئی ڈسپنسری قائم کرنے پر بھی غور کر سکتی ہے ۔

Mr. Zain Noorani : Although this does not arise out of the question but I will certainly consider the suggestion made by the honourable member.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! یہ سوال بھی اگرچہ واضح طور پر جواب سے پیدا نہیں ہوتا مگر جب وہ مہربان ہیں ہی تو میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں کے کوارٹروں میں ابھی تک بجلی سوئی گیس اور پانی بھی فراہم نہیں کیا گیا ۔ کیا یہ سہولتیں بھی فراہم

[Maulana Kausar Niazi]

کرنے کا کوئی انتظام زیر غور ہے ؟

جناب چیئرمین : وہ جو کہتے ہیں کہ اتنا بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے۔ تو میرے خیال میں سب رعایتیں ایک دفعہ تو نہ لیں ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! یہ تو بنیادی ضروریات زندگی ہیں ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, subject to financial constraint, we will certainly consider it.

Mr. Chairman : Thank you. Next question. Qazi Abdul Latif.

CORRUPTION CASE IN BANKS

83. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total number of cases of embezzlement and corruption unearthed in Banks during the period from 1st March, 1985 to 30th March, 1987 indicating also the names of such Banks, the names and designations of the persons involved, the amount involved in each case separately with province-wise breakup ; and

(b) the details of punishment if any, awarded to the accused involved in these cases ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) and (b) 199 cases involving an amount of Rs. 10.97 million were detected in the branches of nationalised commercial banks. Bankwise and Province-wise information including the names and designations of persons involved and the punishments awarded to them is given in the statement attached.

(Statement has been placed in the Senate Library).

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! وہ گوشوارہ مجھے تو نہیں ملا ۔

جناب چیئرمین : وہ گوشوارہ سینیٹ کی لائبریری میں ہے ۔ اور اس کی البتہ آپ یہ شکایت ضرور کر سکتے ہیں کہ اردو ترجمہ نہیں ہے لیکن یہ گوشوارہ تو دے دیجئے ۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے ۔ نام دیئے ہوئے ہیں ۔

قاضی عبداللطیف : حضرت میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سارے نام آئے ہوئے ہیں دوسرے سوالات میں ۔ تو اس میں کونسی تکلیف تھی اگر یہ نام بھی مجھے بتلا دیئے جاتے ۔

جناب چیئرمین : آپ ایک نظر اس کو دیکھ لیں ۔

جناب محمد یسین خان وٹو : میں نے تو دیئے ہیں ۔

قاضی عبداللطیف : اور یہ بھی مجھے انگریزی میں دیئے گئے ہیں ۔ تو پھر مجھے وہی شکایت ہوگی اور آپ فرمائیں گے کہ آپ یہی شکایت کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : میں یہی عرض کرتا ہوں کہ آپ اس کو فرصت کے وقت دیکھ لیں اور اردو میں اگر ترجمہ چاہتے ہیں تو وہ بھی ہم کوشش کریں گے کہ آپکو مل جائے ۔

قاضی عبداللطیف : میں ضرور گزارش کروں گا ۔

جناب چیئرمین : لیکن یہ ہیں کوئی ۴۶ ، ۴۷ صفحے تو سوال کے جواب میں اسکا ترجمہ دینا بہت مشکل تھا ۔ آپ اس کو دیکھ لیں مطالعہ کریں پھر اس کی بنیاد پر اور سوال آئندہ اجلاس میں اٹھائیں ۔ اگلا سوال جناب سید مظہر علی صاحب نمبر ۸۴ ۔

CROSS-CHECKING FOR TAXABLE INCOME

84. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Question No. 104 asked at a sitting of the Senate held on 30th July, 1987 and state the basis on which the income tax department considers its cross-checking of individual assessees consumption/expenditure to determine the correct taxable income as fairly effective ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Cross-checking of individual assessee's consumption/expenditure to determine the correct taxable income is effective because a tax payer meets his personal and house-hold expenditure from the income earned by him.

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo)]

Therefore, checking of expenditure on items like electricity, gas, telephone bills, children's education expenses, expenses on maintenance of motor vehicles owned by him, and normal expenses on food and clothing (depending on the life-style of the individual tax payers) etc., are quite reliable indicators of the quantum of income earned by him.

سید مظہر علی : ضمنی سوال جناب! میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ یہ بتائیں کہ جو تفصیلات آپ نے بتائی ہیں مثلاً بجلی وغیرہ کے expenses اور جو cars ان کے پاس ہیں ان کی maintenance ہیں مگر جو پلاٹس خرید ے جاتے ہیں دس، دس، بیس، بیس لاکھ کے اور جو مکان بنتے ہیں۔ ٹیلی ویژن سوا لاکھ ملک میں خریدے جاتے ہیں تو کیا یہ بھی آپ چیک کرتے ہیں کہ یہ جو مکانات بن رہے ہیں یہ کس کے ہیں اور کہاں سے آتے ہیں تاکہ اس سے بھی آپ کو آمدنی کا اندازہ ہو سکے۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب یہ چیک کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال۔ سید مظہر علی۔

FOREIGN EXCHANGE REPATRIATED TO PAKISTAN

85. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of foreign exchange repatriated to Pakistan, during the last five years, by private and government owned Pakistani construction companies, operating in the Middle East giving year-wise breakup of the repatriated amount of each construction company ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : The balance of payments Statistics, maintained by the State Bank of Pakistan, do not have a separate code for recording the amounts repatriated by Pakistani construction companies working abroad. Amounts repatriated by the construction companies are classified according to the declarations made by them to the receiving banks in Pakistan. Figures appearing under these respective codes do not relate exclusively to construction companies, but to all Pakistani companies, firms, banks, individuals working abroad. As such figures relating to construction companies are not separately available.

سید مظہر علی : سپلیمنٹری ۔ جناب عالی ! یہ سوال میں نے اس لیے پوچھا تھا کہ بہت سی Construction Companies کو گورنمنٹ اور پرائیویٹ کو خاص facilities گورنمنٹ نے دی تھیں ۔ بانڈز دیئے تھے اور facilities دی تھیں ۔ اس میں کروڑوں روپے ہمارے خرچ ہوئے تھے تو یہ ضروری ہے کہ ہمیں پتہ لگے کہ کس کمپنی نے ہمیں کیا بھیجا ہے تاکہ آگے جا کر ہم نے کوئی کام کرنا ہے تو اس کا خیال رکھا جا سکے ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میں ان کے جذبے کی قدر کرتا ہوں لیکن یہ علیحدہ فگرز available نہیں ہیں جس سے میں ان کا جواب دے سکوں ۔

جناب چیئرمین : وہ فرماتے ہیں کہ ان کو اگر علیحدہ رکھا جائے تو اس سے فائدہ ہو گا ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میں اس چیز پر غور کروں گا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال ، سید مظہر علی صاحب ۔

FUNDS OF HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION

86. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total amount of House Building funds allocated to and disbursed by the House Building Finance Corporation in the last five years separately for each year ;

(b) the total number of persons who were given house building loans by the House Building Finance Corporation in the last five years (separately for each year) ;

(c) the dates when the HBFC started the actual disbursement of loans and the dates when it stopped the receipt of loan applications due to paucity of funds during each of the last three years ;

[Syed Mazhar Ali]

(d) the measures being adopted to increase the availability of funds with the HBFC ; and

(e) the comparative ratio of the amount disbursed by the Corporation in 1982 and 1986 ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo :

(Rs. in Million)

(a) Year	Net Funds allocated by State Bank of Pakistan	Amount disbursed
1982-83	1100	1150.300
1983-84	1050	1385.000
1984-85	1100	1300.710
1985-86	1100	1314.000
1986-87	1413	2020.930

(b) Year	No. of persons who were sanctioned HBFC investment
1982-83	17759
1983-84	23357
1984-85	19288
1985-86	20969
1986-87	15148

(c) Year	Date on which disbursement started	Date of stoppage of receipt of applications
1984-85	15-7-1984	1-4-1985
1985-86	16-7-1985	20-2-1986
1986-87	2-8-1986	Continued till the end of financial year but sanctions stopped altogether on 19-3-1987.

(d) HBFC is considering the following schemes to increase the availability of funds :—

(1) Home Linked Savings Schemes on the basis of Committee System on no profit no loss basis.

(2) Institutional borrowings by sale of bonds on mark-up at market rates for commercial lending on housing projects.

(3) Floatation of Modarba for housing finance.

(e) Comparative ratio of amount disbursed during 1982-83 and 1986-87 is 1-:-76.

سید منظر علی : جناب والا ! وزیر موصوف نے اپنے جواب کے حصّہ "سی" میں فرمایا ہے ۔

Date and disbursements started in 1984-85 on 15-7-1984 and in 1985-86 on 16-7-1985.

میرا کچھ تھوڑا سا اس سلسلے میں ذاتی تجربہ ہے میرے خیال میں بجٹ آنے کے دو تین مہینے سے پہلے disbursement نہیں سٹارٹ ہوتی تو ایک تو مہربانی کر کے یہ چیک کر لیں ، دوسری عرض یہ تھی کہ ۸۴ - ۱۹۸۳ میں ۲۲۳۵۷ لوگوں کو قرضہ دیا گیا اور ۸۷ - ۱۹۸۶ میں ۱۵۱۴۸ تو اس کی کیا وجہ ہے کہ بجائے اس کے کہ زیادہ لوگوں کو قرضہ ملے ، یہ figure کم ہوتی چلی جا رہی ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا ! ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے پچھلے سال یہ کیا کہ جن لوگوں کو قرضے پہلے منظور ہو چکے تھے اور ان کے آؤٹ سٹینڈنگ تھے ، پہلے ان کو ادائیگی کی گئی اور نئے قرضے بعد میں دیئے گئے تاکہ پہلے لوگوں کو شکایت نہ رہے اس وجہ سے جن لوگوں کو نئے قرضے دیئے گئے ان کی تعداد کم ہے ۔

جناب چیئرمین : اور جتنے فنڈز تھے وہ بھی جولائی میں ہی ختم ہو گئے۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جی وہ جولائی میں ہی ختم ہو گئے۔

جناب چیئرمین : ایک دوسرا سوال تھا، شاید وہ آپ نے سنا نہیں۔

In 1983-84 the total loans sanctioned were 23357, in 1986-87 this is in answer to part (b), loans sanctioned were 15148, he is asking for the reason in the declined of the number of loans sanctioned.

میاں محمد یسین خان وٹو : جی یہی میں عرض کر رہا ہوں کہ پچھلے سال میں ر پچھلا جو back-log تھا پہلے جن کو قرضے منظور ہو چکے تھے ان سب کو قرضوں کی رقم کی ادائیگی کرنے کے لیے ترجیح دی گئی اور amount تو وہی تھی، اس میں ان لوگوں کو جن کو پہلے قرضے منظور ہو چکے تھے، پہلے ادا کر دیئے گئے اور جو بعد میں رقم بچی وہ دوسرے لوگوں کو یعنی نئے loanees کو دی گئی جس کی وجہ سے ان کی تعداد کم ہو گئی۔

سید منظر علی : جناب یہ loan sanctioned ہے، اگر آپ غور کریں تو ۲۳۳۵۷ ۱۹۸۳ - ۸۴ میں loan sanctioned ہوا اور ۸۷ - ۱۹۸۶ میں loan sanctioned ہوا ۱۵۱۴۸ کو۔

میاں محمد یسین خان وٹو : نہیں جناب اگر آپ یہ ملاحظہ فرمائیں۔

"No. of persons who were sanctioned House Building Finance Corporation Investment."

یہ number of persons ہیں، یہ amount نہیں ہے۔

سید منظر علی : جی اچھا

(مداخلت)

جناب چیئرمین : سید منظر علی صاحب۔

سید منظر علی : جو ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی رقوم کی کمی ہوئی ہے اب ظاہری طور پر اس کو بڑھانے کے لیے آپ دو تین چیزیں بتائی ہیں مگر سب سے ضروری چیز جو ہے وہ **savings and loans banks** کا ہے اس سلسلے میں آپ نے کچھ نہیں فرمایا اس میں گورنمنٹ کے کیا منصوبے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب معزز رکن سوال دہرا دیں۔

سید منظر علی : میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ نے جو ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے فنڈز بڑھانے کی چیزیں بتائی ہیں وہ تین ہیں اس میں **savings and loans banks** کے قیام کا ذکر نہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے کیا اس کا پلان نہیں ہے۔

Mr. Chairman : He is referring to part (d) of the question in which you mentioned three metho-ds of increasing the resources of House Building Finance Corporation. He is suggesting that there is no mention of savings and loans associations for house building purposes.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : ہم ان کو بھی consider کریں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال، سید ذوالفقار علی چشتی صاحب۔

POSTS OF GENERAL MANAGERS (ENGG.) IN HBFC.

87. ***Syed Zulfiqar Ali Chishti (Put by Syed Mazhar Ali) :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that House Building Finance Corporation have recruited two General Managers Engineering and one Chief Manager Engineering for the construction of its own building in Islamabad ; and

(b) whether it is also a fact that after the sale of the said building the services of Chief Manager were terminated whereas the remaining two General Managers Engineering still continue in service and if so, the reasons for this discrimination ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) It is not a fact that House Building Finance Corporation has recruited two General Managers (Engg.) and one Chief Manager (Engg.) exclusively for construction of its own building in Islamabad. The Corporation appointed them for its Project and Engineering Branch for the purpose of undertaking new housing project including acquisition of land, planning and development of sites and construction of houses for disposal by sale and supervision and monitoring of the projects in hand.

(b) The services of Chief Manager were terminated in March, 1987 not because of the sale of HBFC Building at Islamabad but because the post was abolished as no longer required. It has also been decided to abolish the other two posts of General Managers (Engineering) and the services of the incumbents are being dispensed with according to the rules.

Mr. Shad Muhammad Khan : How long the Government will take to dispense with the services of the Two Engineers.

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب ! یہ اس میں دیا گیا ہے " جلدی کر رہے ہیں "

جناب شاد محمد خان : " جلدی کر رہے ہیں "

are being dispensed with according to the rules.

جناب چیئرمین : اگلا سوال ۸۸ : سید ذوالفقار علی چشتی صاحب ۔

HBFC LOANS

88. ***Syed Zulfiqar Ali Chishti (Put by Mr. Shad Muhammad Khan) :** Will the Minister for Financial and Economic Affairs be pleased to state :

(a) how many times a person is entitled to get loan from the HBFC;

(b) the number of loans sanctioned by HBFC in favour of Mr. Muhammad Ali Kashif S/o Mr. Nizam Haider of Karachi ;

(c) the details of cases Nos. NK-6122, CA-6145, CA-6448, CA-7347 and NK-9382 ; and

(d) the details of disciplinary action, if any taken against officers who have violated the provisions of existing rules and regulations of the Corporation in these cases ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) A person is entitled to get loan from HBFC *once* in life under income sharing scheme introduced *w.e.f.* 1-7-1979.

(b) There are three cases wherein HBFC approved investment in the Name of Mr. Muhammad Ali Kashif S/o. Mr. Nizam Haider.

(c) The details of cases are as under :—

S. No.	Case No.	Date of Registration	Property Address	Amount approved/ disbursed
1.	NK-6122 ..	20-8-81	R-22 Sector 5/C-I, North Karachi.	Rs. 69,000
2.	CA-6145 ..	13-1-82	L-575 Sector 8/C, Korangi Karachi.	Rs. 49,000
3.	CA-6448 ..	1-2-82	L-950 Sector 8-A, Korangi Karachi.	Rs. 49,000 (Drawan Rs. 20,000)

[Syed Zulfiqar Ali Chishti]

4. CA-7347	..	10-8-82	L-595, Sector M/8/ C, Korangi Karachi.	Case was not sanctioned nor payment was made.
5. NK-9382..	..	2-11-82	R-22, Sector 5/C-1, North Karachi.	No payment made.

Cases No. NK 6122, CA 6145, CA 6448 and CA 7347 were registered in the name of Mr. Muhammad Ali Kashif while case No. NK-9382 was registered in the name of Mr. Abdul Rehman Abro. Three of the cases at serial number 2, 3 & 4 were registered with Central Area Office and the remaining two at serial Nos. 1 & 5 with North Karachi Office of HBFC on different dates.

(d) An inquiry is being conducted to fix responsibility on the official concerned.

Mr. Shad Muhammad Khan : Here it is said Sir, that three cases have been sanctioned in favour of Mr. Muhammad Ali Kashif. Is the Government prepared to cancel two other cases which are irregular?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo : I have Sir, explained the whole position. Actually he had applied for four cases, he was given loan in three cases and one case was not in his name. Action is being taken against him and as already I have mentioned in the answer, an inquiry is being conducted to fix responsibility of the official concerned.

Mr. Shad Muhammad Khan : Now what about the cancellation of irregular cases Sir,?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo : Pardon Sir.

Mr. Shad Muhammad Khan : It concerns only inquiry against officials who have given such loans. Is the Government prepared to cancel those irregular loans?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : That action is also being taken.

جناب محمد طارق چودھری : یہ بے قاعدگی کس سال میں ہوئی تھی ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب یہ اس میں دیا گیا ہے، سوال کے "سی" پورشن میں اگر آپ دیکھیں ڈیٹ آف رجسٹریشن اس کی تھی ۸۱ ۔ ۸ ۔ ۲۰ ایک کی رقم ۴۹ ہزار ہے دوسرا جو کیس ہے ۶۱۴۵ اس کی ڈیٹ آف رجسٹریشن ہے ۸۲ ۔ ۱ ۔ ۱۳ اور اس کی رقم ہے ۴۹۰۰۰ روپے، اور تیسرا کیس جو ہے ۶۴۴۸ وہ ہے یکم فروری ۱۹۸۲ کا، یہ رقم ہے ۴۹ ہزار پھر اگلی درخواست جو اس نے دی وہ تھی ۱۹۸۸ ۔ ۸ ۔ ۱۰

The case was not sanctioned nor payment was made. Then application bearing No. NK-9382 was made on 2-11-82, no payment was made.

جناب محمد طارق چودھری : جناب! ۶ برس گزر جانے کے باوجود ابھی تک یہ ذمہ داری کا تعین ہی نہیں کر سکے اس تاخیر کی وجہ بڑی سفارش یا چھوٹی رشوت ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا! میں نے اس سلسلے میں سختی سے حکم دے دیا ہے اور جو لوگ اس سلسلے میں ذمہ دار ہوں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ۔

جناب چیئرمین : یہ (letter remarks) جو تھے یہ بالکل ہی fortitious تھے ان کی ضرورت نہیں تھی، اگلا سوال ۸۹ سید ذوالفقار علی چشتی صاحب ۔

ALLOTMENT OF PLOTS TO CDA EMPLOYEES

89. ***Syed Zulfiqar Ali Chishti** (Put by Mr. Muhammad Tariq Chaudhry) : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

[Syed Zulfiqar Ali Chishti]

(a) whether it is a fact that each employee of CDA is allotted a plot in Islamabad, if so, the reasons therefor ; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to allot similar plots to other Government employees also if so, when and if not the reasons thereof ?

Mr. Zain Noorani (a) No.

(b) Government has approved a scheme for the allotment of 10,000 small plots, ranging in size from 90 sq. yds. to 140 sq. yds. to low paid government employees in a phased manner. In the first phase, 1000 plots have been earmarked in Sector G-11 for allotment through computerised ballot among such government employees.

جناب چیئرمین : اگلا سوال خواجہ کمال الدین انور صاحب -

GENERAL MANAGER HBFC

90. *Khawaja Kamal-ud-Din Anwar (Put by Mr. Muhammad Tariq Chaudry): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the educational qualifications of the present General Manager, House Building Finance Corporation, Islamabad ;

(b) whether it is a fact that the said post of General Manager was advertised and if so the educational qualifications and other experience prescribed for the said post in the advertisements ; and

(c) the reasons and the basis on which administrative responsibility of the said financial Organization has been assigned to the present General Manager ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) General Manager Islamabad is a graduate of Command & Staff College, Quetta. He is also a B. Sc. and LLB. He has passed the following courses :—

(i) 'Officers Administration Course' Army School of Administration. Murree.

(ii) 'Cost Analysis and Budgetory Control' Pakistan Institute of Management, Karachi

(iii) 'Capital Budgeting' Course at Pakistan Institute of Management, Karachi.

(b) It is a fact that post of General Manager was advertised, and the educational qualifications and experience required were as under :—

Qualification

MBA with major in Finance/Accounts/Banking or equivalent MPA ; MA (Eco) ; M. Com ; BBA ; B. Com ; CA (Inter).

Experience

3 to 5 years experience in senior executive cadre of leading private/public sector Organization/Financial Institution/Commercial Banks in the related field.

(c) He has put in 25 years of services in Personnel & General Admn ; Budgeting and Financial Management with Pak Army. Since the post of General Manager of the Zone requires experience in administration and accounts as well as budgetary control, Lt. Col. (Retd.) Abdul Kaleem was accordingly selected by the Selection Board on merit against Punjab quota.

جناب محمد طارق چودھری : کیا یہ تعلیمی قابلیت مشتہرطلبی کے مطابق ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب! اس میں فرق ہے لیکن سلیکشن بورڈ نے اس کو اس کے برابر مان لیا ہے اور اس کو recommend کیا ہے، اسی طرح "اے" میں واضح کیا گیا ہے کہ وہ شخص بی ایس سی، ایل ایل بی ہے اور گریجویٹ آف کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ ہے

Officers Administration Course, Army School of Administration, Murree

بھی اس نے کیا ہے۔

Pakistan Institute of Management, Cost Analysis on Budgetary Control, کراچی سے بھی کوالیفائڈ ہے۔

Capital Budgeting Course at Pakistan Institute of Management Karachi. بھی اس نے کیا ہے تو ان ساری چیزوں کو

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

دیکھ کر سلیکشن بورڈ نے اس کی کوالیفکیشن کو برابر مانا ہے ۔

جناب محمد طارق چودھری : یہ سچ ہے کہ "چراغ لے کر ڈھونڈا گیا" لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مشتہرہ قابلیت کے مطابق کوئی درخواست موجود نہیں تھی ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ اس کے مطابق بھی درخواست موجود تھی لیکن اس کو بھی اس کے برابر سمجھا گیا اور اس کو سلیکشن بورڈ نے سلیکٹ کر کے recommend کیا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال قاضی عبداللطیف ۔

SPECIAL ALLOWANCE TO RESEARCH OFFICERS

91. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a decision has been taken with the approval of the Ministry of Finance and Estt. Division to grant Research Allowance equivalent to 20 per cent of pay from the current financial year to grade 16 and above employees who are working as Research Officers : and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the reasons for not allowing this allowance to the officers of the Research and Reference Cell and the Council of Islamic Ideology functioning under the Ministry of Religious Affairs ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) Yes. It will be admissible at the said rate subject to a maximum of Rs. 800 p.m. to employees in BPS-16 and above, deployed exclusively on research and those employed for the organizations which are performing purely research work.

(b) In order to identify the research institutions/employees who are exclusively engaged in research work, a committee has been set up. Among others, the cases of Research and Reference Wing of Ministry of Religious Affairs and Council of Islamic Ideology have been received. The said committee will examine such cases and identify the organizations and the employees who are entitled to the grant of research allowance.

جناب چیئرمین :۔ شکریہ ! ضمنی سوال۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! یہ کمیٹی کب تشکیل دی گئی ہے اور اس کی کارروائی کہاں تک پہنچی ہے۔

میاں محمد یسیٰین خان وٹو : میں صحیح تاریخ عرض نہیں کر سکتا لیکن جناب والا ! یہ کچھ عرصہ پہلے تشکیل ہوئی ہے جب ان کو یہ الاؤنس دیا گیا ہے اس کے بعد یہ کمیٹی قائم کی گئی ہے وہ متعلقہ درخواستیں اور representations وصول کر رہی ہے ابھی انہوں نے اس سلسلے میں پوری کارروائی شروع نہیں کی وہ درخواستیں لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب فرما رہے تھے کب تک ان درخواستوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔

میاں محمد یسیٰین خان وٹو : یہ میرے لیے اس وقت بتانا مشکل ہوگا۔

جناب چیئرمین : اندازاً۔

میاں محمد یسیٰین خان وٹو : میں کوشش کروں گا کہ مناسب وقت کے اندر ہو جائے۔

قاضی عبداللطیف : کیا اندازاً یہ بتایا جا سکتا ہے کہ اس کمیٹی کو قائم ہوئے کتنی مدت ہوئی ہے۔

میاں محمد یسیٰین خان وٹو : میں عرض کرتا ہوں کہ گزشتہ چند مہینوں میں اسے قائم کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال ، جناب محمد محسن صدیقی صاحب۔

HBFC LOAN

92. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total amount of loan granted by the House Building Finance Corporation during the year 1986-87; and, the profit gained thereon and at what rate ;

(b) whether the Government is considering to lower the existing rate of interest/profit to reduce the burden on poor man ;

(c) the measures being adopted by the Government to simplify the existing procedure for obtaining loan from HBFC ; and

(d) whether the government will consider to exempt those loanees from payment of interest/profit who construct the houses for their own residence/occupation and not for commercial purposes ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) House Building Finance Corporation disbursed a sum of Rs. 2020.93 million during the financial year 1986-87. The gross profit for the year 1986-87 is provisionally estimated at Rs. 350 million which is subject to audit. The profit during a year has relation to the commulative investments and not for the investments made during that year. The rate of gross profit provisionally calculated comes to about 6.7 per cent.

(b) There is no such proposal under consideration by the Government as it is already on the lower side.

(c) The salient features of the measures taken by the HBFC to simplify its procedure are annexed.

(d) The housing investment by HBFC is already being provided at concessional terms on rental income sharing basis which in percentage terms ranges from 5.1 to 12.3. No proposal for exemption is under consideration.

SALIENT MEASURES TAKEN TO SIMPLIFY THE PROCEDURE

(i) Sanction to be issued within 15 days of the receipt of the application, if it is complete in all respects with clear title documents.

(ii) Disbursement of approved investment is now made in two instalments only as against 3 in case of single storey house and 5 for double storey house previously.

(iii) The investment accounts of the Profit Sharing Scheme which is currently in operation are now maintained at District level instead of at Head Office.

(iv) Sanctioning powers have been enhanced at the District. Regional and Zonal Office level with a view to eliminate delay in the sanctioning of investment. Enhanced power is now as under :

Designation	Sanctioning Powers
	(Upto Rs.)
District Manager (Grade-III)	60,000
District Manager (Grade-II)	1,00,000
District Manager (Grade-I)	1,40,000
General Manager	1,50,000
Managing Director	2,00,000

(v) To expand and provide quicker service to the clients, three more zonal offices (in addition to the existing four), one each at Quetta, Peshawar and Multan, have been established in February, 1987.

(vi) Categories of investments have been reduced from 4 to 3 as under :—

(i) Upto Rs. 60,000 for low income group for area of plot size of 120 sq. yards.

(ii) Above Rs. 60,000 and upto Rs. 100,000 for plot size of 400 sq. yards.

(iii) Above Rs. 100,000 and upto Rs. 200,000 for plot size above 400 sq. yards.

(iv) To facilitate recovery and avoid inconvenience to the partners, monthly instalments recovered through banks account opened in any nearest Muslim Commercial Bank branch as convenient to the partners.

(v) Areas/localities have been reduced from 200 to 16 categories for the purpose of profit sharing according to the location of plot, size of plot and amount of HBFC investment.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : I am thankful to the Minister for giving a detailed reply but I would like to ask him whether this period of 15 days and this procedural simplification is actually being observed and has he not come with the cases where applications are pending for more than six months.

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جناب والا ! فاضل ممبر اگر سوال دوہرا دیں تو...

جناب چیئرمین : سوال جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے آپ نے فرمایا کہ درخواستیں موصول ہونے کے ۱۵ دن کے اندر اندر ہی dispose of ہو جاتی ہیں وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی درخواست نہیں ہے جو اس محکمے کے پاس پندرہ دنوں سے زیادہ عرصے تک پینڈنگ ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جناب والا ! یہ بات میرے نوٹس میں نہیں ہے اگر فاضل ممبر کے نوٹس میں ہو تو وہ میرے نوٹس میں لائیں اُن کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman, I know cases which are pending for more than three months upto six months. Would he institute an inquiry whether the simplification procedure is being followed as was envisaged?

Mr. Chairman : Perhaps you have not heard him, the Minister made this very offer that if there are cases within your knowledge where the delay for more than 15 days has taken place, please bring them to the notice of the Minister, he would look into them.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Very good. Thank you.

INTEREST-FREE LOANS.

93. ***Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names of the countries and Institutions which have given us interest-free loans since 1985 alongwith the amount, the period of repayment and other terms and conditions, if any of these loans ?

Mian Muhammad Yasin Khan Watteo: A statement giving the required details is placed on the **Table of the House.**

COUNTRY/INSTITUTION-WISE DETAILS OF INTEREST FREE LOANS CONTRACTED BY PAKISTAN SINCE 1985

(1984-85 to 1987-88 (July-Sept. 1987)

Name of country/ Institution	Year	Amount of loan ($ million)	Amortization period			Other terms of the loan	
			Grace period (years)	Repayment period (years)	Total Amortization period including grace period (years)		
1	2	3	4	5	6	7	8
A.—BILATERAL SOURCES							
1. Canada	1984-85	35.5	10	40	50		
	1985-86	23.5	10	40	50		
Sub-total (Canada)		59.0					
2. Saudi Arabia	1986-87	49.4	8	20	28	Loan charges of 3% per annum.	
3. China	1986-87	26.9	10	10	20		
Sub-total (A).		135.3					
B.—INTERNATIONAL INSTITUTIONS							
4. IDA	1984-85	243.3	10	40	50	(a) Service charges @0.75% per annum and (b) Commitment charges @0.5% per annum.	
	1985-86	184.6	10	40	50	Do.	
	1986-87	52.9	10	40	50	Do.	
	1987-88 (July-Sept. 87)	145.0	10	40	50	Do.	
Sub-total (IDA)		625.8					
5. ADB (Special Fund)	1984-85	235.4	10	30	40	Service charges @1% per annum.	
	1985-86	286.9	10	30	40	Do.	
	1986-87	277.2	10	30	40	Do.	
Sub-total (ADB):		799.5					

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

1	2	3	4	5	6	7
6. IFAD ..	1984-85	8.6	10	40	50	Service charges @ 1% per annum.
7. OPEC Fund for International Development.						
	1984-85	10.0	[illegible]	12	18	Service charges @ 1% per annum and and commitment charges @ 0.5% per annum.
	1985-86	5.0	5	12	17	
Sub-total (OPEC Fund).		15.0				
8. IDB I—Long Term	1984-85	6.0	3	6	9	Lease Financing.
		10.8	—	—	—	Equity/Lease financing-agreement.
		17.3	2	8	10	Lease purchase financing.
Sub-total (1984-85)		34.1				
	1986-87	15.5	10	15	25	Service fee of 3% per annum.
	1987-88	6.5	3	12	15	Do.
(July-Sept. 1978).		6.0	2	8	10	Return on IDB investiment @ 7% per annum.
Sub-total (July-Sept)87		12.5				
Sub-Total (I)		62.1				
II. Foreign Trade Financing Agreements :						Trade Credits from IDB though interest free but carry.
	1984-85	14.4	—	1.5	1.5	Mark-up 8% per annum.
		14.5	—	1.5	1.5	Mark-up 12% per annum.
		35.0	—	9 months	9 months	Mark-up 6% per annum.
Sub-total (1984-85)		93.9				
	1985-86	30.0	—	1.5	1.5	Mark-up 8% per annum.
		20.0	—	1.0	1.0	Do.
		14.6	—	1.0	1.0	Do.
Sub-total (1985-86)		64.6				

1986-87	20.0	—	1.5	1.5	Mark-up 7% per annum.
	15.0	—	1.0	1.0	Do.
	15.0	—	1.0	1.0	Do.
	10.0	—	1.5	1.5	Mark-up 10.5 per annum.
	10.0	—	1.5	1.5	Do.
	15.0	—	1.0	1.0	Mark-up 7% per annum.
	20.0	—	1.5	1.5	Do.
Sub-total (1986-87)	105.0				
1987-88 (July-Sept. 1987)	15.0	—	1.5	1.5	Mark-up 7% per annum.
	15.0	—	1.0	1.0	Do.
	15.0	—	1.5	1.5	Mark-up 10.5% per annum.
Sub-total (July-Sept ; 1987)	45.0				
Sub-total (II)	308.5				
Sub-total (IDB) (I+II)	370.6				
Sub-total (B)	1899.5				
Grand Total (A+B)	1954.8				

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourale Minister inform us as to this loan; interest-free loan or just service charges loan or just lease agreements under which the money is coming from various institutions as he has in detail narrated, these loans when they are given to the users and what rate of interest is being charged.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, this is a free interest loan.

Mr. Chairman : The loans are received, and given to the country, free of interest. His question is that when they are passed on to the ultimate users, what rate of interest or profit, or whatever you call it, do you charge as a Government?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, about this, I would require a fresh notice.

Mr. Chairman : You want a fresh notice.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Sir, I would submit that the question directly arises from this.

Mr. Chairman : It does arise but if he hasn't got the information I can't force him.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman, I would humbly submit that this may be postponed and he may come with the required information.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : May be postponed, Sir.

Mr. Chairman : We can defer it, if you wish.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Right. We defer it to the next meeting.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Thank you.

Mr. Chairman : But again, he would not know what are the type of supplementaries that you are asking. If you are interested in knowing the rate of interest these loans are passed on to the ultimate consumers, please ask that question right now and then he will take that into account and come prepared on the next time.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Of course, this is the specific question that I am putting and then I would also request the Minister to inform the House as to this 3% they say, loan charges, what does it mean by 'loan charges'. Because it is from Saudi Arabia and as we know they are not charging interest.

Mr. Chairman : This is called departmental charges in administering the loan.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Service charges.

Mr. Chairman : You may call it service charges.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : In other phrases it is service charges.

Mr. Chairman : Yes, it is service charges. Right.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Right, Sir.

Mr. Chairman : Next question. Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

PRIME MINISTER'S 5. POINTS PROGRAMME

94 ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister for Planning and Development be pleased to state, whether a report on the progress and extent of implementation so far, of the Prime Minister's five points socio-economic programme will be laid on the table of the House?

Dr. **Mahbubul Haq** : Yes, A Special Progress Report on Implementation of Prime Minister Junejo's Five Point Programme during 1986-87 and upto November 1987, is being laid on the Table of the House during its current session.

Mr. Chairman : Thank you. I think, he will require sometime to study it before asking supplementaries.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Have you got a copy of the book?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Yes, please. So, I will need sometime. It may be deferred.

Mr. Chairman : Right. Next question – Jenab Qazi Hussain Ahmad Sahib.

[Mr. Chairman]

SPECIAL PROGRESS REPORT ON IMPLEMENTATION OF PRIME MINISTER JUNEJO'S FIVE POINT PROGRAMME FROM JULY, 1986 TO NOVEMBER, 1987.

The Five Point Programme was announced by the Prime Minister on 31st December, 1985. Its main objectives are to induct a new and progressive civilian order, establish institutions of social justice, introduce an egalitarian economy, increase employment opportunities, strike hard at corruption and other social evils, liberate at least fifty per cent of our people from illiteracy and, in its total impact, to release the creative energies of the nation for tackling the tasks of national reform and reconstruction.

2. This Programme is to be implemented in a time span of four years, including the last two years of the Sixth Five Year Plan and the first two years of the Seventh Plan. The basic thrust of the programme is on rural development, provision of basic needs and basic services especially in the villages, where the bulk of our population lives.

3. The principal physical targets of the four-year programme are:—

(i) Increase in literacy from the current level of 26 per cent to 50 per cent.

(ii) Electrification of 90 per cent of the villages by 1990.

(iii) Improvement and development of *Katchi Abadis* (slum areas in cities where almost 25 per cent of urban population lives, and the conferment of proprietary rights on their residents).

(iv) Creation of 22 lakh 7-marla plots for allotment to landless families in the rural areas.

(v) Provision of clean water supply to 26 million people and sanitation for 7 million additional people in the rural areas.

(vi) Addition of 1180 Basic Health Units and 151 Rural Health Centres to cover all Union Council areas.

(vii) Construction of 11,712 kilometers of rural roads to connect Union Council headquarters with the main provincial and national highways as well as to provide essential farm-to-market links etc.

(viii) Protection of additional 4.5 million acres of land from water-logging and salinity.

4. The implementation of the various components of the programme commenced in 1986-87. Substantial acceleration in outlay for the development of rural areas was provided during the last two years of the Sixth Plan. The Seventh Plan will carry forward the initiative for development launched under the Prime Minister's Five Point Programme during the previous plan period.

Programme for 1986-87

5. During 1986-87 a development outlay of Rs. 23.0 billion was included in the budgets of the Federal and Provincial Governments for the Five Point Programme. This constituted an increase of 119 per cent over actual expenditure in 1985-86 on the sectors covered by the programme and was equivalent to 40 per cent of the total development outlay in 1986-87. In the total outlay of Rs. 23.0 billion, the highest allocation of Rs. 5.54 billion

[Mr. Chairman]

and Rs. 5.27 billion respectively were made to programmes in the fields of rural education and village electrification, Rs. 2.52 billion were earmarked for anti-waterlogging and salinity, and Rs. 2.0 billion for additional employment generation through programmes of mass literacy, federal housing, construction of new highways, youth advisory services and employment for special groups like doctors and engineers. A provision of Rs. 1.15 billion was made for rural water supply and sanitation and Rs. 0.73 billion for the improvement of *Katchi Abadis*. The programme also included an amount of Rs. 1.62 billion for schemes to be sponsored by the Members of Parliament (MNAs and Senators) to ensure maximum involvement of the local communities and the people's elected representatives in the process of development of local areas.

6. Consistent with the financial outlays mentioned above, the following physical targets were set for 1986-87:—

— Electrification of 4208 additional villages.

— Construction of 4500 kilometers of rural and farm-to-market roads.

— Opening of 9,000 primary and mosque schools to enrol about 450 thousand children.

— Opening of 22,000 'Nai Roshni' schools to enrol about 500 thousand school drop-outs for afternoon classes.

— Establishment of 463 new Basic Health Units and 44 new Rural Health Centres. This would mean that each Union Council area will have a BHU by 1990.

— Supply of clean potable water to over 3.50 million additional people. The programme in 1986-87 was about five times its size in 1985-86.

— Protection of an additional 550 thousand acres of land from waterlogging and salinity by providing more tubewells, open drains and tile drains.

— Conferment of proprietary rights on 600 thousand dwellers of *Katchi Abadis* and the provision of basic minium facilities in these areas in phases.

— Provision of 7-marla plots to about 500 thousand poor and shelterless people in the rural areas to build their own houses.

— provision of additional jobs to about 100 thousand unemployed through the National Employment Fund (Rs. 2000 million) particularly for teachers, doctors, engineers, skilled workers and educated youth. This special effort would supplement the employment generated by the development projects in various sectors covered by the Five Point Programme.

Implementation during 1986-87

7. On the basis of information received from the Provincial Governments and the Federal agencies concerned, about 88 per cent of financial targets of the programme for 1986-87 were achieved. Rs. 20.28 billion were spent during the year against the target of Rs. 23 billion. Out of this amount, Rs. 5.43 billion, which also include provincially funded programme in Punjab, were spent on village electrification (including upstream facilities). Rs. 2.08 billion were spent on anti-waterlogging and salinity pro-

6

[Mr. Chairman]

gramme, Rs. 5.12 billion on rural education, which include Rs. 3.43 billion as recurring expenditure on education and Rs.1.64 billion on rural roads. Total expenditure during the year on the provincial programmes was Rs. 9.96 billion. All expenditure under the Prime Minister's Programme is to be funded by the Federal Government as a grant-in-aid to the Provinces.

8. Physical achievements during 1986-87 and the targets set for 1987-88 under this programme are summarised in the following paragraphs:—

(i) *Rural Education.*—The major emphasis under the Prime Minister's programme is on the spread of education in the rural areas of the country which is primarily aimed at providing minimum educational facilities at every union council level. For this purpose, mosque and primary schools for rural communities, where these facilities do not exist, are to be provided. During the first year of the programme, 6,186 mosque schools and 2,618 primary schools were established against the targets of 5,683 and 3,384 respectively. Out of the target of 540 primary schools, 375 schools were upgraded to middle level while 182 schools out of the target of 290 were raised from middle to high standard. 5,002 mosque schools and 5,707 primary schools are to be established during 1987-88, 951 schools to be upgraded from primary to middle and 584 schools from middle to high school standard.

(ii) *Rural Health.*—According to the Prime Minister's Five Point Programme, each union council is to be provided with a basic health unit or rural health centre manned by qualified doctors and necessary supporting staff. During 1986-87, 349 basic health units and 41 rural health centres were established against the targets of 463 basic health units and 44 rural health centres. In addition, 1,758 beds were provided in the existing BHUs/RHCs during the last year out of the target of 2,029 beds. 595 basic health units and 52 rural health centres will be established during the current fiscal year.

(iii) *Rural Roads.*—Under the rural roads programme, it was originally envisaged that every union council headquarter would be connected by a road (at least shingle, if not metalled) with the main Provincial/National highway. However, later on it was decided that the programme should not be confined to connecting union council headquarters only and other farm-to-market and village roads should also form part of the programme. Master Plans for construction of rural roads have been prepared by the Provinces. Under this programme, 3,798 Km. of roads were constructed during 1986-87 against the target of 4,500 Km., while 5,410 Km. of roads will be added during the current fiscal year.

(iv) *Water Supply and Sanitation.*—Prime Minister's Five Point Programme envisaged that clean water supply will be provided to 26 million people and sanitation for 7 million additional people in the rural areas. To achieve this end, detailed programmes were chalked

[Mr. Chairman]

out under which potable water was to be supplied to 3.5 million and sanitation to 0.80 million additional people in the rural areas during 1986-87. Against this, the facility of potable water was provided to 3.3 million people and sanitation services to 0.70 million people during the year. During 1987-88, 4.5 and 1.2 million additional people will be provided the facility of clean drinking water and sanitation respectively.

(v) *Village Electrification.*—In 1986-87, 3,713 villages were electrified against the target of 4,208, which is about 88 per cent of the target set for the year. A target of 4500 villages (excluding villages of AJK and Special Areas) to be electrified by WAPDA during 1987-88 was fixed, for which an allocation of Rs. 2300 million was made. However, this allocation has been cut down to Rs. 989 million, as a result of which the number of villages to be electrified during 1987-88 will come down to 1,865, which is about 41 per cent of the target. Even if this target is fully achieved, we will be able to achieve only 28.3 per cent of the four years target during the first two years of the programme.

(vi) *Development of Katchi Abadis.*—Under this programme, all *Katchi Abadis* existing upto 23rd March, 1985 are to be regularized and improved through provision of basic facilities of water supply, sanitation, electricity, roads etc. Under the policy directive, proprietary rights are to be transferred to the inhabitants after improvement of the *Katchi Abadis.* The total number of *Katchi Abadis* in various pro-

vinces as on 23rd March, 1985 was 2,302 with a population of about 5.5 million. During the first two years, 1.45 million population is likely to be served with basic facilities. As reported by the Punjab Government, development work is in progress in 686 *Katchi Abadis.* By the end of November 1987, development work was completed in 44 *Katchi Abadis.* In Sind, notification of 303 *Katchi Abadis* covering 5,529 acres was completed by June, 1987 and an additional 375 *Katchi Abadis* have since been notified. Processing of further 190 *Katchi Abadis* is in final stages. This will bring the number of notified *Katchi Abadis* to 565 over an area of 8,174 acres. Entitlement certificates and leases for 32,325 and 21,106 dwelling units respectively were issued upto September, 1987.

(vii) *7-Marla Scheme.*—Under this programme, 2.2 million 7-Marla plots of land for housing in rural areas, with the basic necessary services of water supply, sanitation and roads etc., are to be provided to landless families. During 1986-87, 0.50 million plots were developed for the shelterless people in the four provinces. Thus achieving the target in full. During 1987-88 43,000 plots were allotted upto October, 1987 in Punjab. In Sind, 40,766 plots were developed under Gothabad Scheme, while in NWFP 8,469 plots were developed upto November 15, 1987.

(viii) *Anti-Waterlogging and Salinity Programme.*—This is a major component of the programme on which Rs. 15 billion are to be spent by WAPDA during 1986–90 in all the provinces and AJK. The programme enivsages protection of 4.5 million acres of

[Mr. Chairman]

land by installing 5,810 tubewells and excavating open drains and laying tile drains in an area of 0.240 million acres during 1986–90. Under this programme, 0.5 million acres of land were protected during the year against the target of 0.55 million acres, 635 tubewells were installed against the target of 584 and 552 Km. of surface drains were laid against the target of 600 Km. during the year. Under this programme, 0.781 million acres of land are to be protected from water-logging and salinity during 1987-88.

(ix) *Mass Literacy.*—Under this programme, it was contemplated to raise the literacy rate from 26 per cent to 50 per cent during 1986–90. For this purpose, two special programmes namely, ***Nai Roshni*** and Iqra Pilot Projects were launched in 1986–87. Under the ***Nai Roshni*** Project, 22,000 ***Nai Roshni*** Schools were to be established during its first phase with an enrolment of 0.55 million students. During the first year of its operation, 15,507 schools were established with an enrolment of 408,124 students upto Oct., 1987. Iqra Pilot Project was conceived with the aim of raising literacy among the adults in Pakistan. Under the programme, 50,000 students were to be enrolled during first year of its operation against which 58,940 students were registered upto October, 1987. Out of this number, 6,717 students have passed out during this period. The number of teachers registered upto October 1987 was 8,750.

Special Programme for Local Development, Education and Housing

9. A Special programme for Local Development consisting of small schemes of local nature identified by MNAs/Senators was introduced in 1985-86. This has greatly enhanced the role and enlarged the scope of people's participation in the development of local areas. These programmes are being implemented through government/public agencies under the overall supervision of elected representatives. The year 1986-87 was the second year of this programme. During this year, 9,466 schemes were sponsored by MNAs/Senators, out of which 8,858 schemes costing Rs. 1,358.2 million were approved by the Federal Implementation Committee. Against this, Rs. 1,622.95 million were released by the Federal government to the Provincial governments. As regards the nature of schemes, 50 per cent of these concerned education sector, 33.3 per cent were regarding roads, and 9.1 per cent pertained to water supply and sanitation.

10. During 1987-88, which is the third year of this programme, the housing sector was also added to this programme. With this addition, sectoral allocations within this programme will be as under:—

(i)	Housing	20 per cent
(ii)	Education	40 per cent
(iii)	Local Development	40 per cent

As the funds allocated for this programme are non-lapsable, schemes approved during 1986-87 are under implementation during this year. Rs. 372.9 million were released by the Federal

[Mr. Chairman]

government to the Provincial governments upto 30th November 1987.

Problem of Educated Unemployed

11. In the light of the strategy approved by the Cabinet in its meeting held on 4th May, 1986 regarding the problem of educated unemployed, the Planning Commission was directed to work out details of the programme in consultation with the Finance Ministry and the Provincial Governments. As a result, the following steps were taken:

(i) Double shift in major hospitals was introduced during the year 1986-87.

(ii) Employment was provided to 5,275 doctors upto December, 1987 who had completed one year's house job upto April 1987.

(iii) Double shift was introduced in all Vocational Institutes, Technical Training Centres and Apprenticeship Training Centres located in the four provinces during 1986-87.

(iv) 19,820 jobs were created for teachers and supervisory staff during 1986-87.

(v) 3,027 unemployed engineers were provided employment against 4,300 vacancies available with the government departments. It was also decided to fill all vacancies of engineers by 31st January, 1988.

Loans to Professionals by Small Business Finance Corporation

12. An amount of Rs. 350 million was allocated by the Federal government during 1986-87 to be advanced as loan to professionals to establish their business. Against this allocation, Rs. 242.8 million were sanctioned as loan by the Small Business Finance Corporation to 5,762 professionals during the year. Number of professionals and the amount advanced as loan to each group is as under:—

LOANS TO PROFESSIONALS BY SMALL BUSINESS FINANCE CORPORATION

(Rs. Million)

		Number of professionals	Target Amount	Utilization
1.	Doctors	4165	200	194.9
2.	Engineers	1163	50	25.2
3.	Lawyers	434	50	10.8
4.	Small Scale Industries	—	50	11.9
	Total:—	5762	350	242.8

[Mr. Chairman]

13. During 1987-88, Rs. 200 million have been allocated for advancing loans to professionals. Details are as under:—

(Rs. Million)

(i)	Doctors	50
(ii)	Engineers	15
(iii)	Lawyers	10
(iv)	Small Scale Industry	50
(v)	Youth Projects	75
	Total:	200

Funds have been released by the State Bank to the Small Business Finance Corporation and applications from the professionals are under process for release of funds to them.

14. The Five Point Programme has entered its second year in 1987-88. The total outlay for 1987-88 is Rs. 22.97 billion, which is over 13 per cent higher than the estimated expenditure during the previous year. Out of a total of Rs. 22.97 billion, Rs. 6.22 billion have been allocated to rural education and Rs. 4.22 billion to electrification which are 27.1 per cent and 18.4 per cent of the total allocation respectively. The financial allocations for rural roads are Rs. 2.23 billion, for anti-waterlogging and salinity programme Rs. 2.37 billion, for rural health scheme Rs. 1.84 billion, for the provision of water supply and sanitation to the rural areas Rs. 1.70 billion, for the special programme for local development Rs. 1.5 billion, for *Katchi Abadis* Rs. 1.0 billion and for the 7-marla scheme Rs. 0.75 billion.

15. Progressive financial implementation of the provincial programmes during July-November, 1987 was about 17 per cent. Progress has been slow but is likely to pick up in the second half of the year.

Institutional Set-Up

16. High level Committees have been constituted to supervise and ensure effective implementation of the programme, including a Cabinet Committee under the chairmanship of the Prime Minister at the Federal level and Monitoring Committees headed by the Chief Ministers at the Provincial level. The Planning Commission has been given the responsibility of co-ordination and guidance of the socio-economic components of the programme through constant correspondence and contacts and meetings with all Federal and Provincial agencies concerned. Meeting of the Implementation Committee chaired by the Deputy Chairman, Planning Commission is held every month. The Provinces and the Federal Ministries concerned are represented on this Implementation Committee. The Cabinet Committee under the Chairmanship of the Prime Minister has also been meeting frequently.

17. District Development Committees have been constituted at the district level with Senators, MNAs, MPAs and Chairmen, District Councils as Members and the Deputy Commissioner as Member/Secretary of the Committee. The Committees are responsible for formulation and implementation of the programme in their districts.

18. Financial allocations of the programme for 1986-90, 1987-88 and expenditure for 1986-87 and major physical targets and achievements of the programme are given at Annexure I & II.

Annexure-I

PRIME MINISTER JUNEJO'S FIVE POINT PROGRAMME 1986—90
(FINANCIAL)

(Billion Rs.)

S. No.	Sector/Sub-sector	1986—90 Allocation	1986-87 Expenditure	1987-88 Allocation	%Change 1987–88/ 1986–87
Provincial:					
1.	Rural Education	27.49	5.12	6.22	21
	(i) Development	11.24	1.69	2.07	22
	(ii) Non-Development	16.25	3.43	4.15	21
2.	Rural Health	5.71	0.99	1.84	86
3.	Rural Roads	6.20	1.64	2.23	36
4.	Rural Water Supply and Sanitation	8.10	1.04	1.70	63
5.	Development of Katchi Abadis	3.50	0.69	1.00	45
6.	Seven Marla Scheme	3.50	0.48	0.75	56
	Total (A)	54.50	9.96	13.74	38
Federal:					
7.	Village Electrification	30.00	5.43	4.22	—22
8.	Anti-waterlogging & Salinity	15.00	2.08	2.37	14

9.	Mass Literacy	1.50	0.16	0.35	119
10.	Multipurpose Local Development Schemes	1.35	0.20	0.65	225
11.	Special Prog. for Local Development, Education and Housing	7.00	1.25	1.50	20
12.	National Employment Fund	8.00	1.20	—	—
13.	Projection of Five Point Programme	—	—	0.01	—
14.	Model Villages	—	—	0.13	—
	Total (B)	62.85	10.32	9.23	—11
	Total (A B)	117.35	20.28	22.97	13

Annexure-II

MAJOR PHYSICAL TARGETS UNDER PRIME MINISTER JUNEJO'S FIVE POINT PROGRAMME

(PHYSICAL)

(Numbers)

S. No.	Items	1986–90 Targets	1986-87 Targets	1986-87 Achievements	1987-88 Targets	Percentage 1987–88 over 1986–87
1	2	3	4	5	6	7
1.	**Rural Education:**					
	(i) Mosque Schools	20316	5683	6186	5002	—19
	(ii) Primary Schools	20687	3384	2618	5707	118

[Mr. Chairman]

	(iii) Upgradation from					
	Primary to Middle School	2728	540	375	951	154
	Middle to High School	1881	290	182	584	221
	(iv) Add. Teachers to be employed	128952	25371	19820	28935	46
2.	**Rural Health:**					
	(i) Basic Health Units	1180	463	349	595	70
	(ii) Rural Health Centres	151	44	41	52	27
	(iii) Add. beds in existing BHUSRHCs.	10480	2029	1758	2208	26
3.	**Rural Water Supply & Sanitation (Add. Pop to be served in mln).**					
	(i) Rural Water Supply	25.90	3.50	3.30	4.50	36.4
	(ii) Rural Sanitation	7.30	0.80	0.70	1.20	71.4
4.	**Rural Roads (KM)**	11712	4500	3798	5410	42
5.	**Village electrification**	19696	4208	3713	2380	—36.0
6.	**Development of Katchi Abadis (Pop. to be served in million)**	5.50	0.60	0.45	1.00	122.0
7.	**7-Marla Scheme (Million Plots)**	2.20	0.50	0.50	0.68	36
8.	**Anti-waterlogging and Salinity (Add. Area to be protected in million acres)**	4.50	0.55	0.50	0.78	56

URDU TRANSLATION OF OFFICIAL TERMS BY NLA

95. ***Qazi Hussain Ahmad** (put by Prof. Khurshid Ahmad): Will the Minister Incharge of the Cabinet Divison be pleased to state :

(a) whether it is a fact that National Language Authority has handed over to **Cabinet Division** Urdu translations of more than twenty thousand English **terms in official use ;**

(b) whether it is also a fact that the Cabinet Division has not provided the urdu **equivalents** of these **terminologies** to the concerned Ministries so far ; and

(c) whether the Government will fulfil the constitutional responsibility of **implementing** urdu as official language upto 1988 ?

Mr. Zain Noorani: (a) No.

(b) The question does not arise.

(c) Efforts shall continue to introduce urdu as official language.

پروفیسر خورشید احمد : اگر ۲۰ ہزار اصلاحات موصول نہیں ہوئی ہیں تو وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ کتنی موصول ہوئی ہیں ؟

جناب زین نورانی : لینگویج اتھارٹی نے ۱۶۹۹۶۰ صفحات حکومت کے ڈاکومنٹس فارمز کا ترجمہ کیا ہے اور انہیں شائع کر کے as priced ڈاکومنٹ رکھ دیا ہے اور ہر محکمہ جسے ضرورت ہوتی ہے اسے خرید کر منگوا لیتا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : اصل سوال یہ تھا اگر ۲۰ نہیں تو ۱۶ ہزار سہی لیکن ان اصطلاحات کو عام کرنے ، شعبوں تک پہنچانے کی آپ کی ذمہ داری ہے یا کسی کو ضرورت ہو تو وہ منگوا لے ۔ قومی زبان کو رائج کرنے کے لیے کم از کم سرکاری دفاتر کے اندر جو کام ہو گیا ہے اسے آپ خود ترویج کریں ۔

جناب زین نورانی : جناب چیئرمین سوال یہ تھا کہ آیا کیبنٹ ڈویژن نے ترجمہ شدہ ڈاکومنٹس کو مختلف محکموں میں سرکولیٹ کیا ہے یا نہیں - یہ کیبنٹ سیکرٹریٹ کو نہیں کرنا ہے ہر محکمے کو خود حاصل کرنا ہے دوسرے محکموں کے بارے میں تو میں جواب نہیں دے سکتا -

جناب چیئرمین : یہ جو انکم ہے یہ اتھارٹی کو جاتی ہے - یا کہاں جاتی ہے .

جناب زین نورانی : انکم تو گورنمنٹ آف پاکستان پبلی کیشن ڈویژن کو جائے گی -

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! وزیر صاحب نے اس سوال کے بارے میں "آیا حکومت ۸۸ء تک اردو کو سرکاری زبان بنانے کے بارے میں آئینی ذمہ داری پوری کرے گی" یہ جواب دیا ہے " اردو کو دفتری زبان کے طور پر رائج کرنے کی کوششیں مسلسل جاری رہیں گی -" کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ یہ کوششیں جاری رہیں گی اور ۸۸ء تک حکومت اپنی آئینی ذمہ داری پوری نہیں کر سکے گی -

جناب زین نورانی : سر ! جب یہ کہا جاتا ہے کہ کوشش جاری رہے گی تو امید یہی کی جاتی ہے اس میں انشاءاللہ تعالیٰ کامیابی حاصل ہوگی - لیکن کوئی sure تو میں ہوں نہیں کہ آیا ہم کامیاب ہوں گے یا نہ ہوں گے اور اسکا آج ہی prediction کر دوں -

مولانا کوثر نیازی : کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ۸۸ء تک جو آئین میں میعاد مقرر کی گئی اس وقت تک سرکاری محکموں کا فائل ورک جو ہے وہ اردو زبان میں ہوگا -

جناب زین نورانی : اردو زبان میں فائل ورک دفتری فائلوں پر ہونا شروع ہوگیا ہے -

قاضی عبداللطیف : میں یہ گزارش کروں گا یہ جو کہا گیا ہے کہ کوششیں مسلسل جاری رہیں گی اس وقت تک اس پر عمل درآمد کتنے تک ہوا ہے ۔ اس کی کوئی وضاحت ہو سکتی ہے ۔

جناب زین نورانی : یہ تو میں نے بتایا ہے لیکن میں یہ بھی سینیٹر صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ ابھی ۲۳ لاکھ صفحات کا ترجمہ ہونا باقی ہے ۔

جناب چیئرمین : ماشاءاللہ، سوال نمبر ۹۶ جناب جاوید جبار صاحب ۔

LIFE INSURANCE POLICY

96. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) the total number of life insurance policies in force as of 30th June, 1984, 30th June, 1985 and 30th June, 1986 :

(b) the respective percentages of single policy holders, double-policy holders, triple-policy holders, separately ; and

(c) the total number of life insurance salesmen/sales persons working full-time and part-time respectively for the State Life Insurance Corporation ?

Dr. Mahbub-ul-Haq : (a) Total number of Life Insurance Policies in force were as under :—

1984	5,40,796
1985	5,99,423
1986	6,92,513

(b) It is not possible to provide the information asked for, as the computer programme of State Life is controlled by policy numbers serial-wise and not customer-wise.

(c) Full-time	15549
Part-time	3210

Mr. Chairman : Right. Supplementary question.

Mr. Javed Jabbar : Would the honourable Minister tell us these figures given for 84, 85, 86, what percentage does that constitute of adults eligible to take out life insurance policies?

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, I don't think we have made calculation of that kind as to who are the adults eligible to take out insurance. . . . (interruption).

Mr. Chairman : But is there any bar to insuring even minors which means that 10 crore of population is all entitled to get themselves insured if they so wish?

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, the spirit of my question is that wherever a corporation is dealing with certain set of corporate objectives and it achieves a certain level of insurance policies, it should surely be able to tell us what is the ultimate scope of potential for its work to continue, that is the spirit of the question.

Mr. Chairman : 100% of the population I believe. Doctor Sahib.

Dr. Mahbubul Haq : I think Sir, naturally our endeavour will be to cover all the population of Pakistan. If the honourable Senator means that the present coverage is inadequate I will agree with him and purpose of appointing a National Insurance Commission is exactly to see how far we can extend the coverage of insurance and how far we can change some of our policies.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, with reference to answer (b), would not the Minister agree that the computer programming system

used by the State Life Insurance ends up concealing, and therefore, not revealing an accurate picture because there are a number of policies that are held by the same individual. So, should not there be a change in the method used by the State Life Insurance?

Mr. Chairman : In the programming of the computer.

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, I entirely agree with the honourable Senator the current programming by computer was introduced in mid seventies when majority of our policy holders almost exclusively were single policy holders. Subsequently, there are now many people who are holding 2 or 3 policies and as such a computer is under installation at the moment and a change over is being made to customer-wise computerization rather than just serial-wise, so we already doing it.

Mr. Chairman : Thank you. Next question Mr.Javed Jabbar.

PRIVATE INSURANCE COMPANIES

97. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allow private-owned Insurance companies to offer life insurance policies ?

Dr. Mahbubul Haq : This issue, alongwith other issues, will be considered by the National Insurance Reforms Commission.

Mr. Javed Jabbar : Supplementary. Would the honourable Minister give us the timeframe for the work of this Commission?

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, the Commission was set up on 1st December, 1987. They had been given six months to complete the report and to submit it to theGovernment.

Mr. Chairman : Thank you. Next question. 98.

DEPOSITS BY OIL PRODUCING MUSLIM COUNTRIES IN PAKISTANI BANKS

98. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that during contacts and negotiations on foreign aid, any formal attempts have been made by the Government to persuade oil-rich Muslim countries to place some part of their reserves as deposits in Pakistani Banks and financial institutions; and, if so,

(b) the results thereof ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) No formal attempt was made by the Government in the recent past to persuade the oil rich Muslims Countries to place some part of their reserves as deposits in Pakistani Banks and financial institutions.

(b) In view of answer at (a), question does not arise.

Mr. Javed Jabbar: Has not the government identified this as a key priority knowing not only the very special relationship that Pakistan has but also the hundreds and thousands of Pakistanis who have gone to these countries to provide labour?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, I have given the answer that we have made no formal request.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, what are the reasons why the Government has not made such formal attempts?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : It is not necessary to make any formal request that they should place their reserves in our banks.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, the idea is not simply to make a formal request. The intent of the supplementary question is to ascertain why the government has ignored a very major source of potential deposits for Pakistani institutions where Western banks have taken full advantage of the situation and benefitted?

Mr. Chairman : Mian Yasin Khan Wattoo.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, I would submit that it is for those countries to place their amounts in different banks. Previously before this government came into power they had placed some amount in our banks but after that they have not and the question was only that whether any formal request has been made. We have not made any request.

Mr. Javed Jabbar : Supplementary Mr. Chairman, I mean, one expects financial institutions that advertise within the country asking innocent citizens to deposit their precious money in their accounts, surely the same principle applies in international marketing, why does not the same set of principles apply to a very major source of potential deposits?

Mr. Chairman : I think the Minister has replied that there was a time when these countries were depositing their reserves with banks in Pakistan and I am a witness to that. Attempts were also made but now I think the short answer to your question would be, if the Minister agrees, that these very oil rich countries have now run out of reserves which they can place elsewhere.

Mr. Javed Jabbar : They have still got billions of dollars Mr. Chairman. They are Muslim rich countries as well as oil rich countries.

Mr. Chairman : True, but I don't think you expect them to break their reserves in order to enable them to place those reserves with you, those are all in fixed deposits or in securities of a type which cannot be easily broken without substantial laws.

Mr. Javed Jabbar : Sir, billions of dollars are used on the floating market over-night.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Kuwait Sir, particularly has agreed to keep its amount of 130 million in Pakistan which they had previously placed in Pakistani banks to keep it in Pakistan, but there has been·no new.

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! آپ کے علم کی وسعتیں ہمیں معلوم ہیں مگر کیا چیئرمین کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ وزراء کی طرف سے وہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں حقیقت بیان کرنا، ہر ایک کا فرض ہے۔

(مداخلت)

مولانا کوثر نیازی : جب وزراء جواب دینے میں کوتاہی کر رہے ہوں یا پوری طرح اس پر قادر نہ ہوں تو آپ ان کی کمک کے لیے پہنچ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : میں ایوان کا وقت بچانا چاہتا ہوں، پہلے ہی میں نے عرض کیا تھا کہ دو موشنز آ رہی ہیں، ان کے لیے آپ نے وقت بچانا ہوگا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : میں نے جناب اس کا جواب دیا ہے جو انہوں نے مانگا ہے۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ان کو جواب نہیں ملا، ویسے یہ اعتراض برائے اعتراض ہے۔ بہرصورت یہ بھی حزب اختلاف کا ایک حصہ ہوتا ہے، وہ اعتراض برائے اعتراض فرمائیں تو بجا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ بھی محبت کے تقاضے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جی ہاں، یہ بھی محبت کے تقاضے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ ہوتے ہیں ایسے اعتراض ۔ اگلا سوال

99. Transferred to the Railways Division for answering on 2nd February, 1988.

جناب فضل آغا صاحب سوال نمبر ۱۰۰۔

HUGE AMOUNT DRAWN FRAUDULENTLY FROM COLLECTORATE, BALUCHISTAN

100. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a few firms in Pakistan have fraudulently drawn a huge amount to the tune of Rs. 200.00.000 (two crores) from Baluchistan Collectorate during the year 1986-87, as a rebate on the plea that they had supplied 3,50,000 blankets and large number of 10-size shoes through the Saudia Red Crescent, Peshawar for the Afghan Refugees Commissionerate, Quetta : and

(b) if so the names of the firms, total amount drawn in each case, the names of the Officers involved and the action taken against each individual involved ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) Yes four firms have drawn fradulently an amount of Rs. 19.81 million from Quetta Collectorate as rebate on the alleged supply of 360750 blankets made of Acrylic tons/yarn and 2.50.000 pairs of plastic chappals size No. 10 made of 100 per cent PVC compound supplied to the Director, Saudia Red Crescent (Refugee Committee) Physiothrophy. Clinic. Peshawar.

(b) Names of the firms alongwith the total amount drawn in each case is as under :—

1. M/s. Sikandar International (PVT) Ltd. amount drawn : 7,50.000.
2. Unlimited Export Co. amount drawn 36.00,000.
3. Medical Equipment & C. Lahore amount drawn : 70,30,375.
4. Joint Supplies Corporation, Quetta amount drawn : 84,29,689.

The names of the officers involved are (1) Mr. Javed Iqbal Mirza. Assistant Collector. (2) Mr. Sarwar Akhtar, Inspector. (3) Mr. Riaz Malik, Inspector. Disciplinary action under Government Servants (E&D) Rules 1973 is in process against the officials involved in the case.

انجنیئر سید محمد فضل آغا : سپلیمنٹری سر! اس کیس کو ہوئے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ دو کروڑ روپے کی ربیٹ یا غبن کی پے منٹ ہو چکی ہے تو کیا انہوں نے اس کی ریکوری ان فرموں سے کی ہے یا کوئی باقاعدہ ایکشن لیا ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! ان کے خلاف کیس رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور آفیسرز متعلقہ کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا : آفیسرز متعلقہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : سر جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ ایکشن لیا جا رہا ہے اور ان تین میں سے دو کو معطل کر دیا گیا ہے اور ایک کے بارے میں انکوائری کی جا رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا پولیس میں کیس بھی رجسٹرڈ ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : پولیس کیس بھی رجسٹرڈ ہے ۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا : یہ ایکشن تو آپ کو پتہ ہے سروس معاملات کا، کہ ان کو انڈر سسپینشن رکھا ہے یا نہیں رکھا ہے۔ salary paid ہے یا نہیں ہے ؟ اگر ہم انکوائری کو اسطرح ہی ایک سال میں ڈیل کرتے رہے تو پھر سیکرٹریٹ اور کلکٹریٹ کا خدا ہی حافظ ہے اگر ہم ایک سال میں یہ بھی نہ کر سکیں تو ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : دو کو سسپنڈ کر دیا گیا ہے اور تیسرے کی سسپینشن کے بارے میں کارروائی کی جا رہی ہے ۔

جناب شاد محمد خان : سپلیمنٹری سر ! کیا وزیر صاحب صرف ڈسپلنری ایکشن پر ہی اکتفا کریں گے یا کچھ آگے بھی سزا دیں گے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جی جناب ان کے خلاف فوجداری کارروائی بھی کی جائے گی ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Why two of them have been suspended and not the third one?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : The third one is, Sir, Assistant Commissioner. About his suspension the case has to go to the Prime Minister and the matter is being sorted out.

جناب شیخ اعجاز احمد : کیا جناب وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ اس کی ذمہ داری صرف ایگزامینر یا انسپکٹر تک ہی محدود ہوتی ہے یا اس کے کلکٹر، ڈپٹی کلکٹر اور دوسرے سینئر حکام سے بھی کچھ پوچھ گچھ ہوتی ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : یہ جناب والا ! ہر کیس کے واقعات پر منحصر ہوتا ہے اور جو بھی اس کیس میں ملوث پایا جائے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ انکوائری سے ہی پتہ چلے گا ۔ اگلا سوال نمبر ۱۰۱ سید محمد فضل آغا ۔

CUSTOM COLLECTORATES

101. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of Custom Collectorates in Pakistan indicating their locations, the year-wise revenues collected through each Collectorate and expenditure incurred on each Collectorate during the year 1983 to 1987?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The total number of Directorates General Collectorates/Directorates of Customs in Pakistan is 20 and their locations are as under :—

1. Directorate General, Vigilance and Inspector, Karachi.
2. Directorate General, Intelligence and Investigation, Islamabad.
3. Collectorate of Customs (Preventive), Karachi.
4. Collectorate of Customs (Appraisement), Karachi.
5. Collectorate of Customs, Lahore.
6. Collectorate of Central Excise and Land Customs, Peshawar.
7. Collectorate of Central Excise and Land Customs, Rawalpindi.
8. Collectorate of Central Excise and Land Customs, Hyderabad
9. Collectorate of Central Excise and Land Customs, Quetta.
10. Collectorate of Central Excise and Sales Tax, Lahore.
11. Collectorate of Central Excise and Land Customs, Karachi.
12. Collectorate of Appeals (Appraisement), Karachi.
13. Collectorate of Customs and Central Excise (Appeals), Southern Zone, Karachi.
14. Collectorate of Customs and Central Excise (Appeals), Northern Zone, Lahore.
15. Controller of Customs Valuation, Karachi.
16. Directorate of Intelligence and Investigation (Customs and Central Excise), Islamabad.
17. Directorate of Vigilance and Inspection (Customs and Central Excise), Karachi.
18. Directorate of Vigilance and Inspection (Customs and Central Excise), Lahore.
19. Directorate of Training (Customs and Central Excise), Karachi.
20. Chief Co-ordinator, Computerization and Programming, Karachi.

Out of these, revenue collecting Customs Collectorates are as under :—

S. No.	Name of Collectorates
1.	Collectorate of Customs (Preventive), Karachi.
2.	Collectorate of Customs (Appraisement), Karachi.
3.	Collectorate of Customs, Lahore.
4.	Collectorate of Customs and Central Excise, Peshawar.
5.	Collectorat of Customs & Central Excise, Rawalpindi.
6.	Collectorate of Customs & Central Excise, Hyderabad.
7.	Collectorate of Customs & Central Excise, Quetta.

(b) The receipts and expenditure in respect of Collectorate of Customs (Preventive) and Collectorate of Customs (Appraisement) are booked jointly. The year-wise expenditure and amount of customs duty collected from each Collectorate during the years from 1982-83 to 1986-87, is as under :—

(Rs. in Million)

S. No.	Name	Year	Receipt	Expenditure
1	2	3	4	5
1.	Collectorate of Customs Preventive/Appraisement, Karachi	1982-83	17305.3	51.4
		1983-84	19650.7	69.2
		1984-85	20899.2	79.8
		1985-86	25664.4	90.0
		1986-87	28385.6	81.3
2.	Collectorate of Customs & Central Excise, Peshawar.	1982-83	58.2	7.6
		1983-84	61.8	8.0
		1984-85	99.2	12.8
		1985-86	132.2	10.4
		1986-87	128.4	9.8
3.	Collectorate of Customs and Central Excise, Rawalpindi	1982-83	319.3	4.4
		1983-84	268.0	5.2
		1984-85	301.1	7.6
		1985-86	374.8	6.2
		1986-87	347.6	6.9

1	2			5
4.	Collectorate of Customs, Lahore ..	1982-83	1135.3	8.0
		1983-84	1668.9	14.3
		1984-85	1938.3	16.1
		1985-86	2204.0	21.2
		1986-87	3391.5	17.5
5.	Collectorate of Customs and Central Excise, Hyderabad.	1982-83	68.9	0.6
		1983-84	97.5	1.0
		1984-85	118.1	2.2
		1985-86	308.8	2.8
		1986-87	235.6	2.4
6.	Collectorate of Customs and Central Excise, Quetta.	1982-83	(—)376.6	13.6
		1983-84	(—)214.7	18.1
		1984-85	15.3	14.7
		1985-86	658.6	14.5
		1986-87	875.2	15.6

جناب چیئرمین : ضمنی سوال . . . . نہیں ہے ۔ اگلا سوال نمبر ۱۰۲ ۔ جناب نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب ۔

DACOITY IN M.C.B. QUETTA

102. *Nawabzada Jahangir Shah Jogezai (Put by Muhammad Ishaq Baluch) : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Muslim Commercial Bank, Shara-e-Alamdar Branch, Quetta was looted on 6th July, 1985 and valuables kept in its lockers were taken away ;

(b) whether it is also a fact that in two identical cases of Muslim Commercial Bank Ltd.; and United Bank Ltd; Lahore necessary payment of compensation was made to their customers; and

(c) whether it is further a fact that Mr. Abdul Aziz Sakrani, the then President of Muslim Commercial Bank announced at Quetta in the year 1985 that the aggrieved locker holders will be compensated. If so whether those locker holders have been compensated?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Yes.

(b) In case of United Bank Ltd., no compensation was paid by the Bank. The valuables recovered by Police which belonged to locker holders were given to the owners.

In case of MCB, New Garden Town Lahore, locker holders was compensated *ex-gratia* because the incident occured partly due to negligence of the Bank's Guard.

(c) There is nothing on record to show that Mr. Abdul Aziz Sakrani, the then President, Muslim Commercial Bank Ltd., announced at Quetta in the year 1985 that the aggrieved locker holders will be compensated.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ــ نہیں ہے ــ اگلا سوال نمبر ۱۰۳ مولانا کوثر نیازی ۔

UNDERGROUND ELECTRICITY WIRING

103. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of CDA to provide funds to WAPDA for laying underground electricity wiring in Sector G-6, Islamabad: if so, when and if not, the reasons therefor?

Mr. Zain Noorani: Yes. A scheme for conversion of the over head electric transmission system into the underground system is under consideration of the government.

مولانا کوثر نیازی : کیا جناب وزیر صاحب جانتے ہیں کہ یہ تاریں بچھانے کا کام ۱۹۸۰ء سے شروع ہؤا ہے آٹھ سال میں اسکے مکمل نہ ہونے کے اسباب کیا ہیں ؟

Mr. Zain Noorani : Lack of financial means.

مولانا کوثر نیازی : کیا وہ یہ بتائیں گے کہ یہ financial means کس ادارے نے فراہم نہیں کیئے ؟

Mr. Zain Noorani : Sir, the amount required for this is five million rupees out of which the CDA has got to provide three million rupees. The amount given tothe CDA for this purpose under Capital Grant is only .5 million rupees. Attempts are being made to get a further and a bigger allocation during the next financial year.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں نے ۵ فروری ۸۷ء کو یہ سوال وزیر برق و آب سے پوچھا تھا کہ کیا وہ بتائیں گے کہ زیر زمین بجلی کی تاریں بچھانے کا کام کیوں مکمل نہیں ہؤا ۔ ان کا جواب میرے سامنے ہے انہوں نے کہا کہ سی ڈی اے سے فنڈز نہ حاصل ہونے کی وجہ سے کام رکا ہؤا ہے پھر جناب والا ! یہ سوال میں نے اگست ۸۷ء میں کیا اور اس کا جواب پھر یہی موصول ہؤا کہ سی ڈی اے وہ فنڈز مہیا نہیں کر سکی اور آج جناب پھر وہی صورت ہے ۸۸ء میں کہ فنڈز مہیا نہیں ہوئے ۔ جواب میں سرے سے میری بات گول ہی کر دی ، حالانکہ میرا سوال یہ تھا کہ وہ فنڈز کب تک مہیا ہوں گے ۔ کیا یہ جواب ہے یا ٹکا سا جواب ہے ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال تھا کہ آپ مستقل مزاجی کی داد دیں گے کہ پچھلے سال سے consistently reply ایک ہی کے طرح کے آ رہے ہیں ۔

جناب زین نورانی صاحب ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, how can I tell when the funds would be available. The CDA can only keep on asking for funds from the Ministry of Finance for inclusion in the budget. They (Ministry of Finance) have to take the over all situation of the country and we can only cut our coat according to the cloth that we have. When **will the funds be available**, it is very difficult for me to predict.

Mr. Chairman : The solution is to enable the CDA to generate their own funds for these purposes.

Next question. Prof. Khurshid Ahmed.

NATIONAL TAXATION REFORMS COMMISSIONS

104. ***Prof. Khurshid Ahmad** : Will the Minister for **Finance and Economic Affairs** be pleased to state :

(a) the steps taken by the Government for the implementation of the recommendations in the report of the National Taxation Reforms Commission ; and

(b) whether the Government has any intention to initiate discussion on this report in the Parliament ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) The recommendations of the National Taxation Reforms Commission are currently under active consideration by a Sub-Committee set up by the Standing Committees of the National Assembly on Finance. Its report is expected shortly. Perhaps today they might give that report.

(b) Yes. The report of the Standing Committee of the National Assembly on Finance will be discussed in the joint sitting of the Parliament.

I may, Sir, mention here that the intention of the Government was to have a joint sitting for the discussion of the National Taxation Reforms Commission's Report and there the reports of the Sub-Committee of the Senate and the National Assembly were also to be discussed but some friends have pointed out that we may have separate

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

discussions in the National Assembly and in the Senate. Yet the matter has to be decided. If it is a joint session then the reports of both the Sub-Committees will be laid before that joint session but if the report is discussed in separate sessions of both the Houses then the respective reports of the House Committee will be placed before them.

Mr. Chairman : But the Taxation Commission Report is common to both the Houses.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : The Taxation Commission Report has already been placed on the Table of both the Houses. That report along with the report of the respective Committee will be discussed.

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! غالباً محترم وزیر خزانہ کے علم میں یہ بات ہے کہ یہ رپورٹ دسمبر ۸۶ء میں آئی تھی اب ۱۳ مہینے ہو گئے ہیں ابھی تک اس پر ڈسکشن نہیں ہوئی اتنی تاخیر کیوں ہے؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جی اب ہم ڈسکشن کر رہے ہیں۔ جناب والا! پچھلی دفعہ بجٹ سے پہلے جو تجاویز دی گئی تھیں کچھ ان تجاویز سے ہم نے استفادہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس صورت میں شاید مناسب نہیں لیکن اب ان پر ڈسکشن ہو جائے گی تو اگلے بجٹ میں اس سے انشاءاللہ استفادہ کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد : اگر دونوں ایوانوں میں الگ الگ ڈسکشن ہو تو کیا وزیر محترم اس امر پر غور کرنے کو تیار ہیں کہ کمیٹیز کی رپورٹ دونوں ایوانوں کو provide کی جائیں، نیشنل اسمبلی کی یہاں اور سینٹ کی نیشنل اسمبلی میں۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا! میں اس تجویز کو قبول کرتا ہوں lay down کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ! اگلا سوال نمبر ۱۰۵۔ پروفیسر خورشید احمد۔

DISPOSED OF CARS OF DIFFERENT CATEGORIES

105. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total number of cars in different categories *i.e.* cars having 1300cc, 1600cc, 2000cc and above 2100cc disposed of by the Government in view of the new policy announced in the budget for 1987-88 ;

(b) the average price received for each category and also the total amount received in Pak Rupees to-date ; and

(c) the total number of cars acquired by the Government and the total amount spent on import and purchase of new cars of 800cc, 1000cc, including the total amount paid in foreign exchange ?

Mr. Zain Noorani : The information is being collected from concerned quarters and will be furnished shortly.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! اس انفارمیشن کے حاصل کرنے
میں کتنا وقت لگے گا اور کیا وزیر موصوف تیار ہیں کہ اگر ساری معلومات
جمع نہ ہوں تو کم ازکم جن وزارتوں سے ہو جائیں یا ڈویژنوں سے حاصل ہو
جائیں وہ فراہم کر دی جائیں؟

Mr. Zain Noorani : Yes, Sir, we will be prepared to do that.

Mr. Chairman : Right. Next question. Prof. Khurshid Ahmad.

THE COUNCIL OF COMMON INTERESTS

106. *Prof. Khurshid Ahmed : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :-

(a) the number of meetings of the Council of Common Interests held so far after 21-5-87; and

(b) the major decisions taken by the Council since after its reconstitution on the 7th April, 1986?

Mr. Zain Noorani : (a) None.

(b) Does not arise.

پروفیسر خورشید احمد : لیکن کیا یہ بتا سکیں گے کہ آخر تین سال تک یہ کونسل آف کامن انٹرسٹس کیوں قائم نہ ہو سکی کیوں اس کی میٹنگ نہ ہوئی جب کہ ملک میں ان مسائل پر جو اس کی ذمہ داری تھی بحث ہو رہی تھی اور صوبائی اسمبلیاں ریزولوشن پاس کر رہی تھیں اور صوبائی حکومتیں بیانات دے رہی تھیں ؟

Mr. Zain Noorani : Sir, I quite agree with the honourable Senator that it is a serious matter and the meetings of the Council should have been held earlier but for his information I may state that since 1st March, 1985, the composition of the Council of Common Interests has been revised on three occasions – on 24th August, 1985, 7th April, 1986 and then on 21st May, 1987. It became necessary because of the changes in the portfolios of the Federal Ministers.

پروفیسر خورشید احمد : اگر **protfolies** اسی طرح بدلتے رہے تو ساری عمر یہ وجود میں نہیں آئے گی ۔

Mr. Zain Noorani : Let us hope that the future will be better.

Prof. Khurshid Ahmed : Better or Bitter.

Mr. Chairman : I think, the member should be by designation ex-offico regardless of who holds a particular portfolio. I think this brings us to the end of the Question Hour and the rest of the questions would be taken as read.

MOBILE CREDIT OFFICERS

†107. *Mr. Abdur Rehman Jamali : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the educational qualifications prescribed for the post of M.C.Os (Mobile Credit Officers) in the Agricultural Development Bank of Pakistan have been changed from B.A. or B.Sc to agricultural graduates, if so the reason thereof : and

(b) the total number of Mobile Credit Officers recruited so far in the A.D.B.P. from Nasirabad Division of Baluchistan ?

† Question Hour being over the rest of questions and answers were placed on the Table of the House.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Yes. As sufficient number of agricultural graduates are now available in Baluchistan, ADBP has changed with effect from 13th November, 1987 the minimum educational qualifications for MCOs from Baluchistan to bring them at par with the minimum qualifications prescribed for other provinces.

(b) Fifteen MCOs have been appointed from Nasirabad upto 13th November, 1987, under the relaxed qualifications.

ADBP Regional Officers.

108. ***Mr. Abdur Rehman Jamali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the powers of Circle Officers of A.D.B.P. located in Sind and Baluchistan are equal, if not the reasons therefor?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: There are no Circle Offices but Regional Offices in ADBP. All the Regional Managers irrespective of their place of posting have equal powers.

CREDIT ALLOCATION FOR ADBP, DERA MURAD JAMALI

109. ***Mr. Abdur Rehman Jamali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the annual budget allocation made for the Circle Office of A.D.B.P at Dera Murad Jamali in Nasirabad Division;

(b) whether the total expenditure of the said Circle Office is met out of this allocation; and

(c) whether A.D.B.P. intends to increase the credit allocations for the Nasirabad Division?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The annual budget allocation for ADBP's Regional Office at Dera Murad Jamali is Rs. 4.102 million to meet the operational expenditure of the Region and Rs. 55 million for credit disbursement in Nasirabad Division during the current year *i.e.* 1987-88.

(b) Yes.

(c) Credit allocation for disbursement in Nasirabad Division originally fixed at Rs. 55 million for the current year has since been increased to Rs. 60 million.

RICE PRODUCTION

110. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhry: Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) the total estimated production of rice this year ;

(b) the total quantity of rice procured by the Rice Export Corporation so far out of the new Crop :

(c) the Rice at which cotton is being purchased by the Cotton Export Corporation from the local market : and

(d) the price of the cotton in the International market at present ?

Dr. Mahbub-ul-Haq :

(a) Production of Rice 1987-88 :

(i) Basmati ..	8,00,000	M. Ts.
(ii) Irri Punjab	3,85,000	M. Ts
(iii) Irri-6 (Sind)	15,48,589	M. Ts.

(b) Quantity of rice procured upto 10-1-1988 :

(i) Basmati ...	1,30,252	M. Ts
(ii) Irri Punjab	—	
(iii) Irri-6 (Sind)	1,22,932	M. Ts.

(c) The CEC is paying adhoc prices for various categories of Cotton which are as follows :

SIND

(i) NT	
(ii) B-557/Niab SG.	527
(iii) MNH-93 SG & other comparable varieties	560
(iv) Desi	450

PUNJAB

(i) B-557/SG Niab SG	.. .. —	552
(ii) MNH-93 SG and other comparable varieties	..	563
(iii) Desi	.. ..	450

(d) The average sale price obtained by CEC upto December. 1987 was about US 58.70 per pound.

CONSTRUCTION OF GODOWNS

66. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the date on which the construction of fifteen (15) Godowns at Sheikhmandah, Quetta started indicating also the estimated cost and date of completion and the purpose for which these godowns are being constructed?

Dr. Mahbub Ul-Haq : (a) Date of Commencement of Works. .. 31 January 1982

(b) Date of Completion of Works .. .. 15 May 1985

(c) Completion Cost of Works .. .. .. Rs. 58.90 million

(d) Purpose.

During 1978 a country-wise survey of grain storage accommodation was carried out. As a result of this. it was estimated that an additional storage capacity of 3.5 million tonnes was immediately required for the country. During the same period, apprehension was also expressed that storage godowns being constructed in the country needed modification in design to preserve the quality of grain. There was also a growing realization at Government level that in addition to housetype godowns and binishells, construction of silos should also be undertaken at selected places in the country to preserve the quality of grains which was to be kept as a reserve and buffer stock in the provinces. Modern Silo complex was constructed at Sheikhmanda Quetta out of the Federal Government funds with a view to storing enough wheat for meeting requirements of Baluchistan and exports to Iran. This storage accommodation is presently being partially utilized.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب محمد علی ہوتی اپنے ایک دوست کے جنازے میں شرکت کے لیے مردان تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے ایوان سے ۱۹ جنوری کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب صاحبزادہ یعقوب خان نے بھی کراچی کے پرائیویٹ وزٹ کے سبب رخصت کی درخواست کی ہے ۱۹، ۲۰، ۲۱ تواریخ کے لئے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : تحریک استحقاق ۔ ایک ہی ہے جو جناب جاوید جبار صاحب کی ہے ۔ اسے انہوں نے ازراہِ کرم واپس لے لیا ہے ۔ مجھے خوشی ہے کہ کسی کا استحقاق مجروح ہونے سے بچ گیا ہے ۔ تحریک التوا۔

ADJOURNMENT MOTIONS

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں نے آپ کی عدم موجودگی میں، جب ملک صاحب یہاں تشریف فرما تھے یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ وزیر داخلہ نے ازراہِ کرم پہلے ہی دن یہ وعدہ فرمایا تھا کہ یہاں وہ داخلہ پالیسی پر ڈیبیٹ کرائیں گے اس کے بعد کراچی میں جو فساد ہوا ہے میں نے اس پر ایک تحریک التوا بھیجی جو بدبخت شہید ہو گئی لیکن پھر

فساد ہوا ہے اور فوج طلب کر لی گئی ہے میں نے کہا تھا کہ از راہِ کرم وہ اس موضوع پر ڈیبیٹ کرائیں اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا ہم غور کر رہے ہیں آج پھر میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ کیا وہ اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ شعلے بھڑک کر کراچی کو راکھ کر دیں۔ کیا چار آدمیوں کی جان کا ضائع چلے جانا اس کے لیے کافی نہیں ہے کہ urgency of matter ثابت کر سکے۔ وہ از راہ کرم بتائیں کہ داخلی صورت حال پر کب بحث کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : جناب آہیر صاحب !

ملک نسیم احمد آہیر : جناب چیئرمین ! جب یہ پہلی تحریک التوا آئی تھی تو میں نے گزارش کی تھی کہ مجھے اس بات پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہو گا اگر یہاں بحث کی جائے میں نے اپنے ساتھی جناب وسیم سجاد جو پارلیمانی امور کے بھی وزیر ہیں ان سے گزارش کی تھی کہ وہ سینٹ سیکرٹریٹ سے مل کر کوئی ڈیٹ فکس کر لیں۔ جو بھی تاریخ آپ مناسب سمجھیں میں اس کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔ چونکہ یہ قومی اہمیت کا اہم مسئلہ ہے۔ میں چاہوں گا کہ تمام حضرات اس پر کھل کر بات کریں۔ یہ آئے دن جو فسادات ہو رہے ہیں یہ حکومت کے بھڑکائے ہوئے تو بہر حال نہیں ہیں۔ اس کو بھڑکانے والے ہمارے کچھ ساتھی اور بھائی اور بھی ہوں گے۔ میرے خیال میں جتنی جلدی اس مسئلے پر بحث ہو جائے .....

(مداخلت)

ملک نسیم احمد آہیر : ایوان کی بات میں نہیں کر رہا۔ لیکن آگ بجھانے میں آپ کا ایک رول ہو سکتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس اہم قومی مسئلے کو ہم سب مل کر حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب چیئرمین : جس طرح پہلے دن میں نے عرض کیا تھا اگر آپ فارمل موشن پیش کر دیں اس پر ہم تاریخ مقرر کر لیں گے کہ یہ بحث ہو سکتی ہے۔

Malik Nasim Ahmed Aheer : Sir, I will move that.

Mr. Chairman : All right.

مولانا کوثر نیازی: کیا آپ آج move نہیں کر سکتے!

جناب چیئرمین : آج move کر دیں ۔ ابھی move کر دیں لکھ کر سیکرٹریٹ کو دے دیں ۔ اس کو پڑھ دیں ۔

Malik **Nasim Ahmed Aheer** : Sir, right away I move.

Mr. Chairman : Please write it and give it to the Secretariat and read it.

Malik Nasim Ahmed Aheer : I will just write it down and read it.

قاضی عبداللطیف : جناب وہ میری ایک تحریک التواء تھی ۔

جناب چیئرمین : اس کا نوٹس پہنچ گیا ہے ۔ وہ اپنی باری پر آ جائے گی ۔

قاضی عبداللطیف : جناب میں اسی وقت کے اندر ہی پہنچ گیا تھا ۔ جب تحریک التواء کا وقت ابھی باقی تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ آپ اسے دوبارہ بھجوا دیجئے ۔ اگر یہ اسی طرح آئے جیسے دوسری تحاریک التواء آتی ہیں تو میرے خیال میں اس کا نمبر دوسرے اجلاس سے پہلے نہیں آئے گا ۔

جناب چیئرمین : آپ سے پہلے بہت سارے حضرات لائن میں کھڑے ہیں ۔ ان کا حق بھی ہوتا ہے ۔ اسی طریقے پر پوائنٹ آف آرڈر پر وہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے ۔ آپ کی تحریک التواء بھی لیں گے ۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔ تحریک التواء نمبر ۴۵ ۔

پروفیسر خورشید احمد : اس سے پہلے میں نے یہ درخواست کی تھی کہ قاعدہ ۲۲۹ کو معطل کر کے کراچی کی صورت حال پر ہم غور کریں ۔ آج ہی کے اجلاس میں ۔

Mr. Chairman : There is another motion on that also.

پروفیسر خورشید احمد : جی ۔ میں چاہ رہا ہوں کہ اس کو پہلے آپ کے سامنے پیش کر دوں ۔

Mr. Chairman : Now that should be discussed or do we wait for? Would you like to discuss it?

پروفیسر خورشید احمد : اب اس میں مشکل یہ ہے کہ کوثر صاحب نے جسطرح کہا کہ یہ مسئلہ مستقل التواء میں پڑا ہوا ہے اور اس وقت عالم یہ ہے کہ کل چار افراد کراچی مارے گئے ہیں . . . . .

جناب چیئرمین : اس سٹیج پر آپ یہ ڈسکس کر سکتے ہیں کہ اس موشن کو ایڈمٹ کیا جائے ۔

If you wish, I will put it to the House whether they grant you leave or not. But if the honourable Minister is now moving a formal motion that the internal situation in the country be discussed, I think, you can then take up **any** issue under that.

پروفیسر خورشید احمد : ٹھیک ہے اگر وہ آج move کر رہے ہیں تو یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ آج move کر رہے ہیں ۔

Then you take up your adjournemnt motion No. 45 on the exemption of Zakat deduction from WAPDA bonds.

i) *RE*: EXEMPTION OF ZAKAT FROM WAPDA BONDS

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین یہ تحریک التوا formally پڑھی جا چکی ہے پچھلے سیشن میں لیکن مسئلے کو ذہن میں تازہ کرنے کے لیے دوبارہ آپ کی خدمت میں اسے پیش کر رہا ہوں تا کہ محترم وزیر خزانہ اس معاملے میں اپنے مؤقف کی وضاحت کر سکیں۔

The national press has reported that WAPDA has issued Bonds for Rs. 2 billion and the advertisement explicity states that these bonds are Zakat-free. This is a clear violation of the Government's commmitment to enforce Zakat and the policy of the Central Government to cut Zakat at source in respect of all government and semi-government bonds, securities, investments, etc. This departure **amounts to negation** of the fundamental policy of the Government as of its commitment to Islamization on which the mandate from the people was sought. I, therefore, beg to move that normal business of the House be suspended to consider this situation of urgent national importance.

If it is being opposed then of course, I will give my reasons.

Mr. Chairman : **Is it being opposed?**

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ یہ ایک فوری واقعہ ہے۔ مجھے توقع ہے کہ محترم وزیر صاحب اس سے اختلاف نہیں کریں گے۔ یہ بات کہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے یہ بھی غالباً غیر متنازعہ فیہ ہے۔ یہ چیز کہ یہ ایک فوری اور اہم مسئلہ ہے اس کے بارے میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اور اس کے زیر انصرام اداروں نے domestic borrowings کا جو راستہ اختیار کیا ہے۔ اور جس نے ایک خطرناک صورت

حال اختیار کر لی ہے وہ پورے ملک میں مالیاتی بحران پیدا کر رہا ہے۔ میں اس وقت اس پر بات نہیں کروں گا اگرچہ واپڈا نے جو کچھ اس معاملے میں کیا ہے یہ اس سے بھی متعلق ہے۔ لیکن میں اس وقت آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہ رہا ہوں حکومت کی پالیسی کی طرف کہ ایک طرف تو وہ کہتی ہے کہ ہم نے سود کو ختم کر دیا ہے اور دوسری طرف سود پر مبنی قرضے جاری کیے جاتے ہیں کریلا اور پھر نیم چڑھا۔ یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ ان بانڈز پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ گویا کہ زکوٰۃ بھی ایک قسم کا کھیل ہے کہ حکومت اپنی پالیسی کی خاطر پیسے لینے یا نہ لینے کی خاطر incentive سے manipulate کرنے کے لیے اس کو استعمال کر رہی ہے۔ زکوٰۃ کی حیثیت ایک عبادت کی ہے۔ حکومت کے اوپر یہ ایک شرعی ذمہ داری ہے قرآن میں صاف حکومت کو مخاطب کر کے کہا گیا (عربی) جس بنیاد پر آپ نے اپنی پوری زکوٰۃ وعشر کی پالیسی بنائی اور اسی بنیاد پر آپ نے یہ بات طے کی کہ ان تمام سیکورٹیز سے، انویسمنٹ سے at source زکوٰۃ کاٹی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ اس کے بعد اس پالیسی میں کیا کوئی نئی وحی نازل ہوئی ہے جس کی بنیاد پر آپ نے تبدیلی کی ہے یا حکومت نے زکوٰۃ جمع کرنے کی وہ ذمہ داری جو ان قوانین کے تحت اختیار کی تھی اسے abdicate کر دیا ہے۔ یا یہ معاملہ بھی عام ٹیکسوں کی طرح کا ہے۔ یہ ایک کھیل بن جائے گا کہ جب چاہیں آپ زکوٰۃ لے لیں۔ جب چاہیں آپ نہ لیں جس چیز پر چاہیں آپ زکوٰۃ لگا دیں جس پر چاہیں اسے واپس لے لیں تو یہ ایک ایسا بنیادی departure ہے حکومت کی پالیسی سے جس نے فی الحقیقت دینی اعتبار سے بھی اور مالی اعتبار سے بھی ایک بحرانی کیفیت پیدا کر دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی اس پالیسی پر لازماً اس ایوان میں بحث ہونی چاہیئے۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا! میں سب سے پہلے اس بات کی تردید کرنا چاہتا ہوں کہ ان پر لازمی زکوٰۃ کی کٹوتی نہیں ہوگی اس سے زکوٰۃ کے بارے میں کسی قسم کی کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے جناب والا! جس طرح آپ کے علم میں ہے کہ قانون کے مطابق اس میں دو طرح کی تفریق کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کے بارے میں ایک لازمی کٹوتی اور دوسری voluntarily جو لوگ زکوٰۃ دیں۔ جہاں تک والنٹرلی زکوٰۃ دینے کا تعلق ہے یہ موجودہ پالیسی اس بات سے منع نہیں کرتی۔ صرف یہ ہے کہ آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کی دفعہ ۱۱ کے تحت کچھ کیٹیگریز create کی گئی تھیں جن پر at source کمپلسری کٹ لگائی جائے گی پچھلے سال اس قانون میں یہ ترمیم کی گئی کہ حکومت اگر چاہے تو اس میں سے کچھ چیزوں کو مستثنیٰ کر سکتی ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان چیزوں کو یا ان رقوم کو کہیں زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، جہاں تک شرعی زکوٰۃ کا تعلق ہے جہاں تک رضاکارانہ طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا متعلق ہے وہ ہر ایک شخص پر اسی طرح شرعاً لازم رہے گی جس طرح پہلے لازم تھی صرف کمپلسری کٹ کے بارے میں یہ ایک استثنیٰ کیا گیا ہے ان بانڈز کو جن کو گورنمنٹ چاہے وہ استثنیٰ دے سکتی ہے اور دفعہ ۱۱ میں یہ ترمیم کی جا چکی ہے اس قانون کے مطابق یہ استثنیٰ کیا گیا ہے، اور اس استثنیٰ سے قطعاً یہ مقصد نہیں نکالا جا سکتا کہ حکومت کی زکوٰۃ کی پالیسی میں کوئی ایسی تبدیلی آگئی ہے کہ حکومت نے کوئی چیز ایسی خلاف شرع کر دی ہے جس پر اعتراض کیا جا سکے۔ وہ جو لازمی کٹوتی کا معاملہ ہے وہ بھی قانون کے ذریعے پیدا کیا گیا اور اس قانون میں یہ ترمیم کر دی گئی ہے کہ جن کیسوں میں حکومت چاہے استثنیٰ کر سکتی ہے اور اس قانون کے مطابق یہ استثنیٰ کیا گیا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ واپڈا نے یہ بانڈ فلوٹ کیئے ہیں تو اس سے ان کے یعنی واپڈا کے جتنے پروجیکٹس ہیں ان کی سیلف فنانسنگ کے لیے یہ بات ضروری ہے اور اس سے مجموعی طور پر ملکی مفاد میں کام ہوگا وہ ادارہ ایسا ہے کہ وہ اس رقم سے ملک کے لیے زیادہ بجلی پیدا کر سکے گا اور اس سے ملک کی ضروریات پوری کر سکے گا اور یہ بانڈز جو وہ وصول کرے گا وہ منافع کے ساتھ قرضہ بھی انہیں واپس کر سکے گا۔ اور ملکی ضروریات کو پوری کرنے میں بھی یہ رقم جو ہے مفید ثابت ہوگی اس لیے جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست جو ان سے معانی نکال رہے ہیں وہ معانی قطعاً یہ نہیں ہیں۔ یہ قانون کے مطابق ایک اقدام اٹھایا گیا ہے اور اس سلسلے میں یہ اگر legislation کو چیلنج کرنا چاہیں تو کریں۔ اور تحریک التواء کے رول ۱۰ میں ہے کہ

It shall not relate to a matter which can only be remedied by legislation.

تو اگر آپ یہ لیجسلیشن کریں تو آپ حکومت کی اس پاور کو ختم کر سکتے ہیں، حکومت کے پاس لیجسلیشن کے مطابق اختیار ہے اور اس اختیار کو استعمال کیا گیا ہے، قانون کےمطابق کیا گیاہے، ملک کےمفادمیں کیاگیاہے اوراس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو غیر شرعی ہو اس وجہ سے جناب والا! میں عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست اس کو پریس نہ فرمائیں

<u>قاضی عبداللطیف</u> : ہمارے قابل احترام وزیر صاحب نے جو ارشاد فرمایا قانونی نقطہ نگاہ سے شاید اس کے اندر کچھ گنجائش نکلے لیکن جناب وزیر خزانہ صاحب کو اس پر بھی سوچنا چاہیئے کہ شعوری یا غیر شعوری طور پر جو یہ پالیسی

[Qazi Abdul Latif]

اختیار کی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہوگا کہ جو لوگ اس مد میں پیسے دیں گے تو گویا کہ وہ ایک بوجھ سے اپنے آپ کو چھڑوا رہے ہیں آپ کو علم ہے کہ بہت سے وہ لوگ کہ جو پہلے زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتے تھے لیکن حکومت نے جب ان سے زکوٰۃ وصول کرنا شروع کر دی ہے تو بہت بڑی رقم غریبوں کے لیے اکٹھی ہوئی ہے میں اس کی تقسیم کے متعلق اس وقت تک مطمئن نہیں ہوں، جو تقسیم ہے وہ اس طریقے سے نہیں ہوئی کہ جس سے ہونی چاہیئے تھی، لیکن اس صورت میں کہ جب آپ اس میں یہ کہیں گے کہ اگر اس مد میں آپ پیسے دیں گے تو اس کو مستثنیٰ کر دیا جائے گا۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ پر ہم نے جو ایک بوجھ رکھا ہوا تھا وہ آپ سے ہم علیحدہ کر رہے ہیں آپ سے وہ معاف کر رہے ہیں تو یہ شعوری یا غیر شعوری طور پر زکوٰۃ کے سلسلے کے اندر ایک ایسا تصوّر پیدا ہوگا جو انتہائی خطرناک ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ کی جو بحث چھڑ جاتی ہے اس سلسلے میں آپ کو معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے سلسلے میں حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو ایسی پالیسی اختیار کی تھی یہی کہا گیا تھا کہ اگر کوئی زکوٰۃ نہیں دے گا تو اس سے لڑائی کی جائے گی یہ معنیٰ نہیں تھا کہ لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے تھے یہاں بڑی مدّت کے بعد مسلمانوں کی یہ آرزو پوری ہوئی تھی کہ ہماری زکوٰۃ اجتماعی طور پر اکٹھی ہو کر اپنے مصرف پر خرچ ہوگی، اب اگر آپ ان کی حوصلہ افزائی اس طریقے سے کریں گے کہ زکوٰۃ سے ہم آپ کو مستثنیٰ قرار دے رہے ہیں، آپ کی مرضی ہے اپنے پرائیویٹ طور پر، رضاکارانہ طور پر آپ ادا کریں یا نہ کریں۔ یہ آپ کی مرضی ہے تو یہ میرا خیال ہے حکومت کی پالیسی اسلامی پالیسی کے خلاف ہے۔

اس کے اندر انہی چار چیزوں کی طرف ترغیب دلائی گئی تھی یا یہی فریضہ رکھا گیا تھا کہ جب ہم ان کو اختیارات دے دیتے ہیں تو اقامت الصلوۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا نظم وہ قائم کرتے ہیں تو میرا خیال ہے آپ مہربانی کر کے اس پر نظر ثانی کریں، ورنہ یہ اسلامی پالیسی کے خلاف ہو گا اور اس شکل کے اندر ان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو گی کہ جو زکوٰۃ سے اپنے آپ کو چھڑوانا چاہتے ہیں، تو میں آپ سے اپیل کروں گا کہ مہربانی کر کے اس طرف دوبارہ توجہ فرمایئے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب اس سلسلے میں میں بھی اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں زکوٰۃ کو سیونگز کی پروموشن کے لیے ایک سلوگن کے طور پر استعمال کرنا جائز نہیں ہے، ہمارے بہت سارے فنڈز ایسے ہیں جہاں ہم سیونگز کو موبلائز کرتے ہیں لیکن وہاں زکوٰۃ کو یہ سلوگن بنا کر استعمال نہیں کیا جاتا، بلکہ وہاں زکوٰۃ کو deduct کیا جاتا ہے، پرائیویٹ بینکس میں فکسڈ ڈیپازٹس کروڑوں روپے پڑے ہیں وہاں پر زکوٰۃ کمپلسری کٹتی ہے اور میں یہ بات وزیر خزانہ صاحب کو بڑے مؤدبانہ طریقے سے کہنا چاہتا ہوں کہ لوگ خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ آٹومیٹک ان کے فکسڈ ڈیپازٹس سے کٹ جاتی ہے۔ زکوٰۃ کو یہ سلوگن نہ بنائیں کہ for motivation of savings یہ زکوٰۃ جو ہے اس کو ہم لازمی قرار دیں گے تو یہ میرے خیال میں اسلامی قوانین کے عین مطابق ہو گا۔

میرے خیال میں اگر آپ اپنا rate or profit کچھ زیادہ لیں، کمرشل بینکوں میں جب آپ قرضہ دیتے ہیں تو آپ کی اوسط ۱۸، ۱۹ فیصد تک چلی جاتی ہے آپ کا rate of interest انڈسٹریل لونز کے اوپر ۱۸، ۱۹ فیصد تک ہے اگر آپ

[Sheikh Ejaz Ahmad]

۱۴ فیصد دینے کو تیار ہیں تو آپ motivation of Zakat کے لیے کہ کچھ لوگ دیں، کچھ آپ دیں، آپ تیرہ کی بجائے ۱۴ کر دیں، لیکن خدارا زکوٰۃ کو as a slogan for motivation for savings نہ بنائیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب، جو شیخ اعجاز احمد صاحب نے ارشاد فرمایا اور قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمایا اس کا تعلق substance سے ہے، اس سٹیج پر ہم صرف ایڈمیسیبلٹی کی بات کرتے ہیں اگر آپ اپنے ارشادات کو اتنے تک محدود رکھیں کہ یہ ایک broad policy issue سے deal کر رہا ہے اس کو بطور adjournment motion لے سکتے ہیں یا اس کو قاعدہ ۱۸۷ کے تحت لیں یا آپ نے اگر مجھے صحیح یاد ہے ایک ریزولیوشن دیا ہے یا ایک اور موشن بھی آپ کی ہے کہ پورا جو اسلامائزیشن کا عمل ہے جہاں تک financial Islamization یا laws کا تعلق ہے اس کا ایک جائزہ لیا جائے یا کمیشن مقرر کیا جائے یا something to that effect تو آپ ایڈمیسیبلٹی تک اپنے آپ کو محدود رکھیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس طرف متوجہ کیا اور میں قاضی عبداللطیف صاحب اور شیخ اعجاز احمد صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اس مسئلے کے اوپر بڑے اچھے انداز میں اپنے نقطہ نظر کو پیش کیا جس کی میں پوری پوری تائید کرتا ہوں اس لیے کہ مشکل یہ ہے کہ محترم وزیر خزانہ نے جو اعتراضات اس تجویز پر کیے ہیں وہ دراصل substance سے متعلق ہیں ان کا تعلق اس کے تکنیکی پہلوؤں سے نہیں ہے میں دراصل جو بات

آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر سب سے پہلے یہ چیز رونما ہوتی ہے کہ زکوٰۃ جو ایک ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے اور جس بنیاد پر آپ پچھلے ۷ سال سے کام کر رہے ہیں اس سے ہم انحراف کر رہے ہیں اس قانون میں تبدیلی کب ہوئی ہے یہ میرے علم میں نہیں ہے لیکن میں یہ جاننا چاہوں گا کہ یہ تبدیلی کب ہوئی ہے آیا پارلیمنٹ میں آئی ہے یا نہیں یا اس سے پہلے ہوئی ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ زکوٰۃ کے معاملے میں یہ بات کہ واپڈا اچھا کام کرے گا اور روشنی آئے گی یہ ایسا ایشو نہیں ہے اس لیے کہ این آئی ٹی یونٹ میں بھی جو سرمایہ لگ رہا ہے بڑے اچھے کاموں میں استعمال ہو رہا ہے آئی سی پی میں بھی جو صرف ہو رہا ہے وہ بھی بڑے اچھے کاموں میں ہو رہا ہے۔ بینکوں میں جو جا رہا ہے اس سے بھی ہم توقع رکھتے ہیں کہ اچھے کاموں میں استعمال ہو رہا ہے یہ دلیل نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے ملک میں کچھ instruments of investments میں فرق کر دیا ہے اور آپ زکوٰۃ کو use کر رہے ہیں۔ لوگوں کو ایک چیز زیادہ پرافٹ ایپل دکھانے کے لیے اور اس کا سرکاری پالیسی اور مرکزی پالیسی سے تعلق ہے اور یہ ایک ایسا فرق ہے' ایسا واقعہ ہے جس کی بنا پر دینی اعتبار سے بھی اور مالی اعتبار سے بھی آپ ملک میں الجھنیں پیدا کر رہے ہیں اسی لیے میں اس پر بحث کرنا چاہتا ہوں اور اس پر بحث ہونی چاہیئے۔ باقی یہ بات کہ آپ نے لیجسلیشن سے دلیل دی ہے تو سوال یہ ہے کہ لیجسلیشن میں اگر ایک امکان موجود ہو تب بھی یہ معاملہ پالیسی کا ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں میرا اعتراض آپ کے option کے استعمال پر ہے اس پر نہیں ہے کہ وہ option لیگل ہے یا illegal ہے تو اس

[Prof. Khurshid Ahmad]

بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرکزی حکومت کی مالیاتی پالیسی کا ایک حصہ ہے جس سے دینی اور مالیاتی دونوں اعتبار سے ایک قومی اہمیت کی صورت حال پیدا ہوئی ہے اور اسی بنا پر اس پر بحث ہونی چاہیئے - یہ ہے میرے دلائل کا خلاصہ -

جناب چیئرمین : اگر وزیر صاحب اتفاق کرتے ہیں تو

Can we treat it as a motion under Rule 187 and take it up at some other time. As an adjournment motion, I think it is not admissible, I would agree that it raises a very broad policy issue which cannot be discussed.

میاں محمد یسٰین خان وٹو : میں عرض کروں گا کہ اس موشن کو اس حیثیت سے تو ڈس آلاؤڈ کیا جائے لیکن قاعدہ ۱۸۷ کے تحت بحث کیلئے فاضل ممبر صاحب اسکو دوبارہ موو کریں -

جناب چیئرمین : اگر آپ agree کرتے ہیں کیونکہ ایک پوائنٹ آف ویو سے مسئلہ اہم ہے -

میاں محمد یسٰین خان وٹو : میرے خیال میں وہ دوبارہ نوٹس دے دیں تو پھر اس کے مطابق ٹریٹ کیا جائے گا -

جناب چیئرمین : اگر آپ agree کرتے ہیں

This would be treated as a notice then for discussion.

میاں محمد یسٰین خان وٹو : اگر آپ کا ارشاد ہو تو پھر میں . . . .

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے substantial ڈسکشن ان باتوں پر ہو جائے تو تمام ایوان کی تسلی ہو جاتی ہے اور گورنمنٹ کی پالیسیز کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ کس ڈائریکشن میں ہم کیا کر رہے ہیں کیا نہیں کر رہے -

میاں محمد یسٰین خان وٹو : اگر آپ مناسب خیال کریں اور ایوان کی یہ خواہش ہو تو . . . .

Mr. Chairman : As an adjournment motion, I am quite clear in my mind that it is not admissble, I agree with you.

پروفیسر خورشید احمد : یعنی قاعدہ ۱۸۰ کے تحت اس پر غور کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی ہاں ہے

If you would kindly agree then we can take a . . . .

میاں محمد یٰسین خان وٹو : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : چلیے جی، شکریہ!

Mr. Chairman : All right. Next. On the reported net work of dens operating in Karachi turning the city in to a heroin city.

یہ بھی پروفیسر خورشید صاحب کی ہے

(Interruption)

Malik **Nasim** Ahmed Aheer : I am going to move the motion

Mr. Chairman : I agree with you.

نیکسٹ دو جو ہیں بلکہ three simultaneously ہیں طارق چودھری صاحب کی

inter related تو یہ بھی bomb blast having occured in Islamabad.

ہے۔ اسی میں آپ کی پریس سٹیٹمنٹ ہے، ایک اس پر ہے۔ وہ بھی اسی میں آجائے گی۔ اور وہ جو صرافہ بازار راولپنڈی میں ڈکیتی ہوئی ہے وہ بھی آجائے گی۔

Malik Nasim Ahmed Aheer : So Sir, can I move?

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ موو کر لیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو : پوائنٹ آف انفارمیشن سر۔ کیا اس کے بعد کوئی اور آئیٹم بھی آئے گا یا یہی ڈسکس ہو گا۔

جناب چیئرمین : نہیں یہ آج تو ڈسکس نہیں ہو گا۔

He would simply move a motion and then I would request the House to fix a date for its discussion, it is not being discussed to day.

Malik Nasim Ahmed Aheer : Sir, I beg to move :
"That the internal situation in the country may be discussed."

Mr. Chairman : So, the motion is before you, I think this reflects the sense of the House, the only question is when would you like to discuss it. So, I think the Secretarieat would then remain in touch with the Minister and we would fix a separate date.

Malik Nasim Ahmed Aheer : Right Sir.

جناب چیئرمین : وسیم صاحب اس پر آپ کو تو اعتراض نہیں ہو گا؟

Mr. Wasim Sajjad : The only thing is that we have some business before the . . . . .

Mr. Chairman : No we would continue with that business but some time has to be found for discussion of this also.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, if the House agrees, may be for this purpose, we can have second sitting on one of the days.

Mr. Chairman : We can have a second sitting. I have no objection even to that.

Mr. Wasim Sajjad : May be on a Thursday we can have a second sitting.

Mr. Chairman : But I was thinking of the second sitting, utilizing the second sitting for revision of the Rules of Business on which I think a number of honourable members are very vocal.

Mr. Wasim Sajjad : They have to choose between Rules of Business and the internal situation.

Mr. Chairman : But it can be on some other day.

Mr. Ahmed Mian Soomro : How can this be the alternative in the Rules of Business?

MESSAGE *RE* : THE CIVIL SERVICES (QUALIFICATION FOR APPOINTMENT AS A HIGH COURT JUDGE (AMENDMENT BILL 1988)

Mr. Chairman : No. No. I think we can accommodate both. So this finishes the adjournment motions. Before we take up the legislative business, let me read out a message which has been received from the National Assebmly. It is to the effect that in pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly Passed the Civil Services (Qualification for Appointment as High Court Judge) (Amendment) Bill, 1988 on the 14th January, 1988. A copy of the Bill is transmitted herewith.

So this ends the message and we take up then the legislative business. The first item is in Mr. Wasim Sajjad's name.

THE CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 1988

Mr. Wasim Sajjad : Sir, with your permission I bet to move that

the Bill further to amend to Pakistan Penal Code (Act XLV of 1960), and the code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898).

The Criminal Law (Amendment) Bill, 1988, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman : The motion moved is :

> **That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860), and the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898) to be called [The Criminal Law (Amendment) Bill, 1988]** as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Is it being opposed ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes Sir, I oppose it.

Mr. Chairman : It is opposed. So, I think that would be the start.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, **I will just make a submission.**

Mr. Chairman : **Yes. Please.**

Mr. Ahmed Mian Soomro : Today we have been supplied, according to our previous decision, with the Acts in which the amendment is sought. We should get sometime to study it. It is after all such a long **Bill**, I don't oppose it in principle but because we are not being given sufficient time to do justice to the Act. I, therefore, would request that we should be at least given time to study this original Bill in which so many amendments are being made.

Mr. Chairman : Well it is upto the Minister for Justice but I thought that in the first reading which in fact, technically is the second reading, we are discussing only the broad principles and the general provisions of the Bill and the question of suggesting amendment or for detailed study of the Bill, I think that stage would come later when we come to what we call the second reading. So, if you are ready to start even a discussion on the first reading of the Bill then it is a different matter.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman Sir, I wonder how you interpret the first reading in the sense do you wish the first reading to be confined to that section of the Act that is sought to be amended or would you allow the first reading to include general observations.

Mr. Chairman : General observation. In fact this is what the Rules provide.

Mr. Javed Jabbar : Because it is a very innocuous amendments, Sir, I mean you know the replacement of one word the deletion of the word 'Asiatic', for instance in one section whereas the other sections of the same Act should be given much greater attention. Overall improvement needs to be brought about in this.

Mr. Ahmed Mian Soomro : That is not the Act under consideration.

Mr. Chairman : We would be taking up discussion under Rule 86 which says :

> Rule 86. (1) "On the day on which any of the motions referred in rule 84 . . . . ."

and this was one of the motions which the Minister has moved under rule 84,

> ". . . . or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles".

So we are at this stage. If you are ready to take up the first reading in this sense then of course we can . . . .

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I will make an opening statement so as to....

Mr. Chairman : You make an opening statement.

Mr. Wasim Sajjad : Mr. Chairman, this particular Bill is actually the result of a review of the fines provided under the Pakistan Penal Code and also one or two other sections to which I will presently make reference. The review indicated Sir, that the fines which were fixed long time ago are no longer commensurate with the inflation levels

[Mr. Wasim Sajjad]

in the counrty and, therefore, some of these fines had become meaningless and could no longer keep up with the objectives of this legislation. So the large number of sections which look very large Sir, are actually under various offences which are mentioned in this particular Bill.

Prof. Khurshid Ahmad : Would the Law Minister be kind enough also to tell what were the original figures and what were put now, so that we could measure whether inflation and the change, you are suggesting, has any proportion or not ?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I will indicate that to the honourable Member in due course but I would like the honourable member to see the levels today as to what we are proposing today. We have undertaken a study and we feel that keeping in view the inflation levels, the value of currency today, this would be adequate in the context of the objectives of this legislation.

The other thing, Sir, which we are doing is that we are amending sections 447 and 448 of the Pakistan Penal Code. These deal with criminal trespass and house trespass. It is generally felt, I think many of us must have come across this situation where persons occupy somebody else's house or land or property and then mis-use this particular provision. The punishment provided for this kind of offence, we felt, keeping in view the gravity of the offence, was very meagre. Consequently, Sir, the two sections 447 and 448 which deal with criminal trespass and house treaspass, the punishment is being increased from one year to two years and the fine under this particular section is being increased from Rs. 1000/- to Rs. 10,000/-. The purpose, of course, is to make this more deterrent so that the persons who mis-use this provision and occupy people's land or property etc., can be more effectively and adequately dealt with. As a consequence of this, Sir, there are certain consequential amendments being made in the Code of Criminal Procedure, i.e., the Schedule to this particular Act. This is the entire objective of this particular Bill. As I said it looks as if it is a large legislation but it is so because there are so many different sections in the Penal Code which provide for fines of various kinds for various offences and this is a comprehensive review. Keeping in view the various factors, we have proposed these particular punishments, Sir.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, as I earlier said the objective of the Minister of Justice and Parliamentary Affairs is welcomed from the point of view that there is no doubt that the fines do not commensurate with the offence in view of the extreme devaluation. But there are things, apart from that, to which I would like to draw his attention to.

In the amendments which he has given in various places has shown that while increasing everywhere the fine by about ten times, he has also sought to prescribe a minimum of the fine that will be imposed. In this case I would draw his attention to the fact that in many of these sections the Presiding Officer of the court has been authorised, empowered to punish them either with imprisonment or fine. He may put no fine. Therefore, this aspect of the law saying that it shall be a minimum of this fine will be against the word 'or'. Then the word 'or' will have to be substituted and they will have to make a compulsory minimum of that fine because as long as the word 'or' is there, it is upto the Magistrate to impose no fine at all and, therefore, fixing a minimum fine would be meaningless. These are some of the aspects which I would like to draw his attention to so,that we bring about a legislation not in a hurry but well thought of.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, obviously the minimum fine will be imposed where the Magistrate decides to impose a fine.

Mr. Chairman : Why not you reply to all the points at one time.

Mr. Wasim Sajjad : I thought, he was not making a speech, he was just raising a point. So I thought I may respond to it.

Prof. Khurshid Ahmed : Have we started a discussion because we thought that we are still to make up our mind whether first reading is being undertaken today or not. Anyway by way of more information that we need is that the Minister of Justice has said that they have undertaken a comprehensive review of these laws. Then, two issues are fundamental.

First, the punishments as prescribed earlier were deterrent enough at that time and during this period,if an exercise has been done, they should share that with us.

[Prof. Khurshid Ahmed]

Secondly, is it based on Act of 1860 or 1890 or were amendments made after that about the fines in particular and what the rate of inflation has been during this period; and how they visualise that the new fines would really be deterrent, as he has argued and as has also been stated in the objectives of the law.

So, I think all this information and whatever exercise they have done, they should share it with us so that we may be able to form our opinion about these amendments..

Mr. Chairman : I think we are entering into a general discussion on the Bill but at the same time it appears that not many of you are ready to undertake that exercise. If that is the position and if the honourable Minister for Justice agrees, we can start the general discussion or the first reading of the Bill on some other date. Is this the sense of the House ?

Prof. Khurshid Ahmed : Yes.

Mr. Chairman : Mr. Wasim Sajjad, what is your view? I think the **sense of the House is that the honourable Members are not quite ready to start the discussion on the general principles, i.e. the first** reading of the Bill. So, if you agree we might undertake the first reading of the Bill on some other date.

Mr. Wasim Sajjad : Fine, Sir.

Mr. Chairman : So, we will take up the first reading of this Bill on the next offical day.

Mr. Ahmed Mian Soomro : We can take up the Pakistan Penal Code (Amendment) Bill which is quite simple.

Mr. Chairman : Quite right. That is quite simple.

THE PAKISTAN PENAL CODE (AMENDMENT) BILL, 1988.

Mr. Wasim Sajjad : With your permission, Sir, I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : No.

Mr. Chairman : It is not being opposed, so I put the question.

The question is :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : We come to the second reading of the Bill. I believe no amendments are going to be proposed. If that is the position then I think you may move the next motion.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, with your permission, I beg to move

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988,] be passed ?

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988] be passed ?

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : No.

Mr. Chairman : The question is :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988,] be passed ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Would not you take it up section by section ?

Mr. Chairman : If there are no amendments, I think, we can put the Bill as a whole. There is just one clause. If you want I can go through that formality.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It is an anomaly, so I thought that I should point it out. It is a parliamentary procedure.

Prof. Khurshid Ahmed : Although that is the parliamentary procedure but we have no objection.

Mr. Chairman : If you wish I can go through that exercise. I do not mind. Would you like the formality to be gone through ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : No, Sir.

Mr. Chairman : Then, I will put the question straightaway. The question is :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1988] be passed ?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Bill is passed unanimously.

Mr. Wasim Sajjad has another achievement to his credit.

Next we take up item No. 11 on the Orders of the Day that is, Motion under Rule 56, by Syed Mazhar Ali.

Mr. Javed Jabbar : Point of Order.

Is it not strange or awkward that general motions receive precedence in the Orders of the Day over adjournment motions ?

Mr. Chairman : Because after adjournment motion no business can be transacted, the House has to be adjourned and this is what you say in your adjournment motion.

Mr. Javed Jabbar : You mean to say that that has to appear of necessity after general motion ?

Mr. Chairman : Yes, the adjournment motion has to be the last item of the day.

Yes, Syed Mazhar Ali.

DISCUSSION—ON MOTION U/R 56

(i) RE: PROTECTING GENERAL PUBLIC FROM THE ACTIVITIES OF PRIVATE COMPANIES SOLICITING DEPOSITS.

Syed Mazhar Ali : Sir, I move that discussion on the following matter of public importance arising out of the answer to Starred Question No. 212 dated the 20th October, 1987 :-

> "The measures taken by the Government to protect the interest of the general public from the activities of private companies soliciting deposits". be allowed.

جناب چیئرمین : جی آپ وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

سید مظہر علی : جناب عالی! سب سے پہلے میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے اتنے اہم قومی مسئلے پر بولنے کی اجازت دی۔ آپ کے علم میں ہے کہ ۱۹۷۹ء کے لگ بھگ پنجاب میں فنانس کمپنیز نے اپنی سرگرمیاں شروع کی تھیں۔ جس کی وجہ سے لاکھوں غریب اور کم آمدنی والے لوگوں کی جمع شدہ deposits وہ ضائع ہوگئی یقیناً قانون میں کوئی نہ کوئی سقم اور کمی تھی جس کی وجہ سے یہ کارروائی ممکن ہوئی۔ اس کے بعد یہ کمپنیاں تقریباً کوئی ۸ سال تک خاموش رہیں اور ۱۹۸۷ء کے اوائل میں کراچی میں کچھ کمپنیوں نے advertisement کے ذریعے ڈیپازٹس جمع کرنے شروع کئے اور وہ ڈیپازٹس انہوں نے شراکت کی بنیاد پر مانگے۔ انکی کمپنیوں کا طریقہ کار یہ تھا

کہ انہوں نے lucrative profits جو کہ تین سے سات فیصد تک کرتے تھے لوگوں کو آفر کئے اور ٹی وی اور نیوز پیپر بہت ہی مہنگی ایڈورٹیزمنٹ پر لاکھوں روپے روز خرچ کئے۔ انہوں نے dummy companies بنائیں جو اس قسم کی تھیں کہ جن میں
Dairy Farming, Fish Farming, Cattle Farming, Agricultural Farms, Housing, Commercial, Medical Complexes, Transport Companies.

وغیرہ وغیرہ شامل تھیں۔ اور دفاتر کے بورڈ لگائے اور لوگوں کو یہ تاثر دیا کہ وہ بہت ہی بڑی کمپنیاں ہیں اور بہت زیادہ کاروبار میں ہیں بعد میں یہ بھی کیا کہ کچھ چھوٹے موٹے stores خرید کر اس میں on 50%, 40%, 30% sale شروع کی۔ جہاں بہت لوگ جمع ہو جایا کرتے تھے۔ اس سے بھی یہ تاثر ملتا تھا کہ یہ بہت بڑی کمپنیاں ہیں اور یہ بہت اچھے کاروبار کر رہی ہیں ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ ۷ فیصد فی ماہ اگر آفر کر رہے ہیں اور آپ نے سو روپے دیئے تو ۱۰۰ میں سے ۲۰ روپے انہوں نے اپنے رکھ لیے اور ۸۰ روپے کا مطلب یہ ہوا کہ گیارہ ماہ تک تو وہ آپ کو پیسے دے سکتے ہیں تو اس کے بعد ۷ فیصد آپ کو جو return ملے گی تو ایک آدمی دوسرے آدمی کو بتائے گا اور اس طریقے سے پیسے جمع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اب چونکہ حکومت کے قوانین ایسے تھے یا ان کے خلاف ایکشن لینے میں دیر لگ گئی اور کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ ایک کمپنی کی دیکھا دیکھی کئی کمپنیاں میدان میں آئیں اور اس طریقے سے یہ چیز بڑھتی چلی گئی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ جو سنہ ۱۹۸۷ء کا فنانس ایکٹ تھا اس میں جو deposits کے لیے advertise کرے اسکی penalty صرف ایک لاکھ روپے یا چھ مہینے جیل تھی یا دونوں۔ اب آپ یہ اندازہ لگا لیجئے کہ ایک ایڈورٹیزمنٹ سے اس طرح سے کروڑوں روپے جمع ہو جاتے

[Syed Mazhar Ali]

ہیں اور اندازہ یہ ہے کہ اس وقت کراچی میں ۱۰۰ سے ۴۰۰ کروڑ روپیہ یہ کمپنیاں جمع کر چکی ہیں اگر کسی کو جیل میں آنا ہے اور ایک لاکھ روپیہ پینلنٹی دینی ہے تو یہ تو کچھ بھی نہیں ہے ۷ فیصد جو انٹرسٹ ہے وہ ۸۴ فیصد فی سال ہوتا ہے اور اگر اس کو cumulative basis پہ لیں تو ۱۲۵ فیصد فی سال ہوتا ہے یہ ہوئی ہے کہ سات فیصد سالانہ پر اگر ان کے اخراجات اور ٹیکس ان پر لگائے جائیں تو ۲۰۴ فیصد فی سال بنتے ہیں، یہ ریٹرن ہو تو ۷ فیصد ایک کمپنی دے سکتی ہے۔ جو کہ ہم میں سے ہر شخص کو معلوم ہے کہ ناممکن ہے۔

جناب چیئرمین : ایک طریقے سے ممکن بھی ہو سکتا ہے۔

سید مظہر علی : وہ آپ بتا دیں لیکن عام بزنس مین میں تو ممکن نہیں۔

جناب چیئرمین : عام بزنس مین ممکن نہیں ۔ یہی میرا مطلب تھا۔

سید مظہر علی : وہ اب چونکہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا بلکہ انکی ایڈورٹیزمنٹ ٹی وی پر، اخبارات میں اور اچھے پروگراموں میں آنے لگیں۔ جو لوگ شروع میں سمجھتے تھے کہ اس میں کوئی نہ کوئی خرابی ہے وہ بھی لوگ جن کو کچھ شبہات تھے اس سے متاثر ہوئے اور اس طریقے سے یہ کاروبار بڑھتا گیا۔ اس سلسلے میں جون ۸۷ء میں میں نے یہی سوال گیارہویں سیشن میں پیش کیا تھا بدقسمتی سے اس میں نہیں آسکا۔ ۴۔ اگست کو پھر یہ سوال پیش کیا گیا جس کا ۲۰۔ اکتوبر کو جواب دیا گیا۔ اور اس کے علاوہ خطوط وزیر خزانہ کو، سیکرٹری خزانہ اور گورنر سٹیٹ بنک وغیرہ کو اس سلسلے میں گورنر سٹیٹ بنک کا ایک جواب آیا ہے جو میں آپ کی اجازت سے تھوڑا سا پڑھوں گا اس میں ان کی پریشانی اور مجبوری کا اظہار ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھیے کہ اس چیز کو ۷ مہینے ہو گئے

i) *RE*: PROTECTING GENERAL PUBLIC FROM THE ACTIVITIES OF PRIVATE COMPANIES SOLICITING DEPOSITS.

ہیں - جون ۸۷ء سے آج ۱۹ جنوری ہے - اور یہ ڈسکس ہو رہا ہے اور اس تمام وقت میں جوق در جوق لوگ آ رہے ہیں اور اپنے پیسے ان کمپنیوں میں لگا رہے ہیں اور در ، proliferate کر رہی ہیں اور مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ صرف کراچی میں نہیں آج میں نے اسلام آباد میں بھی ایک کمپنی کا اشتہار دیکھا اور مجھے یقین ہے کہ اگر کچھ نہ کیا گیا تو یہ بہت جلدی ملک کے سارے حصوں میں پھیل جائے گا میرے سوال کا جواب جو وزیر خزانہ صاحب نے دیا تھا وہ میں آپ کی اجازت سے پڑھوں گا وہ یہ تھا -

"Due notice of activities of the private companies soliciting deposits through advertisements in the public media has been taken and to curb this practice Banking Companies Ordinance 1962 has been amended. Ordinance soliciting of deposits/finances by individuals partnerships and companies through advertisments in public media or poster circulars, hand-bills displayed on public places or by any other means has been prohibited with effect from 1st July, 1987. However, some advertisements are still appearing in the Press whereby some individuals or partnership concerns are inviting the public for participation in their business/investment etc., necessary legal action against such Firms is being taken by the State Bank.

The following additional measures have been taken to warn the public and to discourage the operations of companies soliciting deposits.

1. Press notes cautioning the public against risks in investing their money with the companies offering attractive but unrealistic returns were issued.

2. The Finance Ministers budget speech of 1987-88 mentioned the activities of the companies soliciting deposits and the general public was advised to beware of the fraudulent offers of the unusually high profits on deposits being made through advertisement in the newspapers."

[Syed Mazhar Ali]

اب چونکہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے

Legal action is being taken by the State Bank

سٹیٹ بنک کا خط ۳۱ اگست ۱۹۸۷ء کا جو میرے خط کے جواب میں بھیجا گیا ہے وہ یہ ہے۔

"About March this year, it came to our notice that a number of concerns are soliciting capital deposits or finances on tempting terms by putting advertisements in the Press. The Bank took immediate notice of the sudden proliferation of the deposit seekers and put its Inspection Department in motion for inspecting these enterprises under the amended provisions of the Banking Companies Ordinance 1962, (copy enclosed), empowering the State Bank to ascertain whether any enterprise was doing banking business illegally and to proceed against them in accordance with the law. In most of the cases that have been inspected, we have not been able to establish doing of illegal banking. This is so, because the proprietors contend that although they had advertised for investment, no investment had actually been collected and they therefore, had no records to produce for inspection. In cases where records were produced we could not lay our hands on incriminating evidence. This may be due to destruction/manipulation of records. The State Bank did not consider it appropriate in the circumstances prevailing, to launch police assisted search raids for recovery of records which may have caused much trouble without producing concrete results. In the situation it was felt that the law should be amended to prohibit solicitation of deposits through advertisements, hand-bills or other media. Accordingly, the Government moved an amendment in the Banking Companies Ordinance through the Finance Bill 1987 which was enacted. Under the recent amendment of the Banking Companies Ordinance, advertisements for deposits have been prohibited. The State Bank is taking appropriate actions."

اب جناب! اس میں یعنی سٹیٹ بینک کے جواب میں بتایا گیا ہے

Most of the cases had been inspected which could not establish any illegal banking.

سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ اگر لیسنس نہیں ملا تو یہ دیکھا جائے تو یہ کمپنیاں ہیں concerns جو کروڑوں روپے کی ہیں خرید رہی ہیں تو کہاں سے خرید رہی ہیں ایک واقعہ میرے علم میں ہے کہ انہی میں سے ایک کمپنی نے ایک دن میں دس کروڑ روپے کی گاڑیاں خرید کر شو روم کھولا۔ تو یہ آرام سے جا کر دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ دس کروڑ روپے کی گاڑیاں کھڑی ہیں تو اس کے پیسے پیسہ کہاں سے آیا۔ میرے خیال میں یہ بڑا کمزور جواب ہے اور یہ کچھ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے بذریعہ پولیس search and seizure کروائی اور عجیب و غریب بات ہے کہ جہاں پر لوگوں کی ساری زندگی کی کمائی ڈوب رہی ہو وہاں تو search اور seizure نہیں کیا گیا اور جو genuine tax-payers ہیں ان کے نام اخباروں میں آتے ہیں ان کی پراپرٹیز روکی جاتی ہیں ان کے اکاؤنٹس سیز کیے جاتے ہیں تو یہ بڑی عجیب و غریب چیز ہے۔ سٹیٹ بینک کے لیٹر میں فرمایا گیا ہے کہ appro-priate action is being taken. اس سلسلے میں جناب عرض یہ ہے کہ سٹیٹ بینک نے ایک سو تیرہ کمپنیز کو show cause نوٹس دیئے ہیں۔ اور بائیس کمپنیز کے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اب یہ تمام چیزیں ہوتی ہیں اس کا جواب دیا جائے۔ سب کو پتہ ہے کہ رزلٹ کیا ہونا ہے آخر پر شروع شروع میں لوگوں کو پیسے مل جائیں گے۔ آخر میں جو لوگ آئیں گے ان کو پیسے نہیں ملیں گے۔ زیادہ تر یہ بھاگ جائیں گے پیسے خورد برد ہو جائیں گے تو ایسی کیا بیچارگی ہے ایسی کیا لاچاری ہے کہ کوئی ایکشن ان کے خلاف نہیں لیا جا رہا کیونکہ جو وزیر موصوف کا جواب ہے اور جو سٹیٹ بینک کا جواب ہے اس میں کہیں بھی کوئی ایکشن پلان نہیں بتایا جا رہا اور یہ روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے آدمی conviction نہیں ہوئی ہے کوئی فائن نہیں ہوا ہے کوئی کمپنی بند نہیں ہوئی ہے اور یہ جو کمپنیوں کی

[Syed Mazhar Ali]

activities ہیں یہ unabated بڑھ رہی ہیں ڈان اخبار کا ایڈیٹوریل ۱۸ جنوری کو پڑھا جانا چاہیئے۔ جس میں اس معاملے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۱۷ جنوری کے جو اخبارات ہیں ڈیلی نیوز ہے اور کئی دوسرے اخبارات ہیں ان میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ فنانس کمپنیز کے کچھ اونرز پہلے ہی بھاگ گئے ہیں۔ یہ تو اخباروں میں آیا ہے اس کے علاوہ بھی اندرون خانہ خبریں آ رہی ہیں کہ آہستہ آہستہ لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ تو جناب عالی! منسٹر فنانس اس سلسلے میں بے بس نظر آتے ہیں سٹیٹ بینک بے دست و پا ہے اور ہم لوگ یہاں آتے ہیں ہم اپنے استحقاق کو ڈیفنڈ کرتے ہیں غریب آدمی لاچار آدمی کے استحقاق کو کون ڈیفنڈ کرے گا۔ ہم سب کو اللہ تعالے نے استطاعت دی ہے ہمیں یہاں پر بٹھایا ہے۔ ہمیں اس کا جواب دینا پڑے گا۔ ہم ان لوگوں کو ڈیفنڈ کریں۔ انہیں جو نقصانات ہو رہے ہیں ان کو روکیں۔ اس سلسلے میں میری عرض ہے کہ ایک تو فوری طور پر clear strong, bold, continuous advertisements ہونی چاہئیں۔ لوگوں کو وارن کرنے کا وزیر موصوف نے فرمایا ہے لیکن لوگ اس پر یقین نہیں کرتے لالچ کا عنصر ضرور ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا مگر یہ boldly ہونا چاہیئے continuously ہونا چاہیئے کہ اس قسم کے انٹرسٹ continuous ملنا ناممکن ہے۔ تیسری بات یہ ہے

It should be made compulsory for any company or person who wishes to make the public offer or partnership or any other profit and loss sharing arrangement to get itself/himself registered with a government agency as may be prescribed by law. A ban should be imposed on all unregistered persons & companies prohibiting

them from offering or inviting any sort of financial participation such as partnership, joint ventures or income yielding deposits. The ban on such advertisements should also apply to the printers and publishers as well. The punishment for violation should be made more stringent say rigorous imprisonment for ten years and fine of Rs. 10 million. The offence should be made cognizable and non bailable. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Now being a question of sufficient public importance I admitted it and having been the subject of recent question I admitted it for half an hour discussion. About 15 minutes have been taken up by Syed Sahib and another 15 minutes are available for those of you who would like to express your views on this.

جناب چیئرمین : جناب شیخ اعجاز احمد صاحب ۔

شیخ اعجاز احمد : جناب بہت بہت شکریہ ۔

Mr. Chairman : But you have to be very brief.

شیخ اعجاز احمد : میں صرف دو منٹ لوں گا ۔ سینیٹر منظہر علی صاحب نے اپنی تقریر میں اس طرف جو نشاندہی کی ہے میں پوری طرح ان سے اتفاق کرتا ہوں ۔ پاکستان کے غریب اور بھولے بھالے عوام کی exploitation کے لیے یہ حربہ استعمال کیا جا رہا ہے ۔ یہ وبا کراچی سے چلی ہے اور یہ انتہا کو پہنچ رہی ہے ۔ ساری عمر ہم نے بھی کاروبار کیا ہے لیکن Hundred percent marginal profit continuously in such a way جس طریقے سے advertise کیا جا رہا ہے ہماری نگاہ سے کبھی نہیں گزرا ۔ پرائیویٹ بینکنگ جس کی advertisements اخبار میں آتی ہیں کہ پیسہ لگائیے اور پرافٹ کمائیے ۔ پاکستان میں میرے خیال میں دیگر developing countries

اور third world میں کافی ملکوں سے زیادہ rate of interest ہے
ہمارے ملک میں ۱۸ اور ۱۷ فیصد rate of interest ہے - لیکن یہ rate
of interest بھی ہمارے صنعت کار ہمارے تاجر بھائی میرے خیال میں ادا
نہیں کر سکتے اور اگر آپ bad debts کی بینکوں کی لسٹ call کریں تو آپ کو اربوں
روپے کے bad debts ملیں گے یہ bad debts اس لیے ملیں گے کہ ۱۸ فیصد کا
بوجھ بھی آج کی انڈسٹری صنعت یا تجارت برداشت نہیں کر سکتی چہ جائیکہ سود فیصد
دیا جائے تو یہ ایک مسلمہ امر ہے یہ ایک بیماری ہے اسکا علاج نہایت لازمی ہے۔
میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ سے یہ پر زور التماس کروں گا کہ یہ
ایک عوامی مسئلہ ہے اور غریب عوام لوٹے جا رہے ہیں - ہمیں اس میں اپنی بیچارگی
اور صرف قانونی سہارے سے کام نہیں لینا چاہیئے - حکومت کو بڑی سختی سے
نمٹنا چاہیئے اور ان لوگوں کو جنہوں نے یہ پیسہ grab کیا ہے انہیں یہ سختی سے
بتا دینا چاہیئے کہ ان سے ایک ایک کوڑی واپس وصول کر کے عوام کو واپس کی جائے
گی - اس طریقے سے فراڈ کر کے بھاگنے نہیں دیا جائے گا - یہاں پر میں
پریس سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ بھی خیال کریں کہ اس قسم کی advertisements
جو کہ عوام کے مقاصد کے خلاف ہوں - عوام کے interest کے خلاف ہوں۔
ان کو اس طریقے سے اچھال اچھال کر صرف پیسے کی
خاطر وہ اپنے اخباروں کو استعمال نہ کریں۔

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ ! جناب پروفیسر خورشید
احمد صاحب ۔

i) *RE*: PROTECTING GENERAL PUBLIC FROM THE ACTIVITIES OF PRIVATE COMPANIES SOLICITING DEPOSITS.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! ہم ممنون ہیں آپ کے اور سید مظہر علی صاحب کے کہ انہوں نے اس مسئلے کی طرف سب کی توجہ مبذول کرائی اور ہمیں موقع دیا کہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ میں صرف تین باتیں عرض کروں گا سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ یہ مسئلہ بے حد اہم ہے اور چونکہ اس میں بہت سے unscrupulous لوگ عام انسانوں، عام افراد کو جن کی کوئی اور protection نہیں ہے۔ exploit کر رہے ہیں ان کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور یہ عمل کئی سال سے جاری ہے اس لئے فی الحقیقت حکومت کو اس معاملے میں clear cut پالیسی اپنانی چاہیئے اور اس کے نفاذ کا بھی مؤثر انتظام کرنا چاہیئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے billions روپے کمپنیوں نے جمع کیے پھر آپ نے اپنی وزارت خزانہ کے زمانے میں اقدام کیا اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کے بعد فی الحقیقت ان عام انسانوں کا جو انہوں نے ان کمپنیوں کو پیسہ دیا تھا کتنا پیسہ ان کو مل سکا اور کتنے افراد ایسے تھے جو مستقبل میں تو محفوظ ہو گئے لیکن ماضی میں جو کچھ جمع ہوا تھا وہ لے کر بھاگ گئے میں چاہتا ہوں کہ حکومت کی ایک پالیسی ہونی چاہیئے ایک قانون ہونا چاہیئے اور ایک مشینری ہونی چاہیئے جس کے ذریعے وہ اس قسم کی exploitation کو روک سکے۔

دوسرا جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ساتھ آپ اس پر بھی غور کریں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایسے پرائیویٹ ادارے ایسے وجود میں آتے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ زیادہ نفع کی توقع دلاتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے علاوہ آپ کا جو بینکنگ سسٹم ہے وہ ناکام رہا ہے۔ عوام کی تمام available savings کو mobilize کرنے میں

[Prof. Khurshid Ahmed]

آپ کی جو مختلف سکیمیں آ رہی ہیں ان میں آپ ایسی اقتصادی چیزیں نہیں بنا سکے ہیں ایسے institutions نہیں بنا سکے ہیں، ایسے instruments نہیں لا سکے ہیں، تو اس طرف بھی آپ غور کیجیے کہ فی الحقیقت صحیح انداز میں جو savings available ہے انہیں کیونکر mobilize کیا جا سکے اور تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پوری ایکسرسائز میں اس بات کو بھول نہ جائیے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اس نوعیت کی کچھ چیزیں مفید اور نفع آور بھی ہو سکتی ہیں مثال کے طور پر آپ کو معلوم ہوگا کہ برسہا برس سے کمیٹی کا ایک سسٹم ہے جو کہ پرائیویٹ سیکٹر میں چلتا ہے جس میں لوگ آپس میں مل بیٹھ کر کے تھوڑا سا اپنی savings کو mobilize کرتے ہیں۔ اور کوئی ایک شخص فائدہ اٹھا لیتا ہے اس میں کوئی exploitation نہیں ہوتی، اس بنیاد کے اوپر حیدر آباد (دکن) میں ایک پورا banking system evolve ہؤا تھا اور ڈاکٹر حمیداللہ صاحب نے اس کے اوپر ایک کتابچہ لکھا جس میں انہوں نے بتایا کہ تقریباً ایک ملین افراد اس کے ممبر اور hundred million سے زیادہ اس کا سرمایہ تھا لیکن اس کا کوئی ضابطہ تھا، کوئی قانون تھا، کوئی نگرانی کا نظام تھا، کوئی احتساب تھا، کوئی جوابدہی تھی، کیونکہ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک زمانے میں اس ملک میں non schedule banking ہوتی تھی۔ لیکن اس کا بھی ایک ضابطہ تھا وہ سٹیٹ بینک کے سامنے کسی نہ کسی درجے میں جوابدہ تھے لیکن آپ نے اس پورے سیکٹر کو کھلا چھوڑ رکھا ہے، لیکن اس کے بارے میں کوئی قانون سازی، کوئی ادارہ سازی اور جو حقیقی مسائل اور ضروریات ہیں ان کا کوئی اہتمام آپ نہیں کر رہے ہیں، تو اگر ان تینوں کا آپ اہتمام کر لیں، ایک طرف unscrupulous exploiters سے محفوظ کیجیے دوسری طرف اپنے نظام کا جائزہ لیجیے کہ کہاں خامی ہے جس کی بنا پر آپ

i) *RE*: PROTECTING GENERAL PUBLIC FROM THE ACTIVITIES OF PRIVATE COMPANIES SOLICITING DEPOSITS.

mobilize نہیں کر پا رہے ہیں اور تیسری چیز جو ایک غریب آدمی کی، عام آدمی کی پرائیویٹ سیکٹر کی ضروریات ہیں، مالی ضروریات ہیں institutional ضروریات ہیں اس کے لیے آپ کوئی قانون بنا کے نظام بنایئے تاکہ ان ضابطوں کے تحت وہ کام ہو illegally نہ ہو۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: ! چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لیے میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسکا جواب دیں، اور میرے خیال میں ایک تجویز جو کہ سید صاحب کے ارشادات سے اٹھتی ہے کہ یہ لوگ بھاگے جا رہے ہیں اس کا بھی کوئی تدارک ہونا چاہیئے اگر سیاست دانوں پر ایگزٹ کا ban لگ سکتا ہے، تو میرے خیال میں یہ چیز تو ایسی ہے کہ کوئی نیا قانون اس کے لیے نہیں چاہیئے purely administrative action کی ضرورت ہے ممکن ہے آپ کا اختیار نہ ہو لیکن صوبوں کا ہے کہ جو لوگ یہ کاروبار کرتے ہیں ان کو کم از کم ملک سے باہر جانے نہ دیجیئے ان پر آپ قدغن، پابندی جو کچھ لگا سکتے ہیں وہ لگا دیجیئے اس کا بھی آپ اپنے خطاب میں جائزہ لیں کہ یہ ممکن ہے یا ممکن نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ! لیکن روایت یہی ہے کہ سیاست دان روک لیے جاتے ہیں۔ اور کریمینلز بھاگ جاتے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! سب سے پہلے تو مجھے اجازت دیجیئے کہ میں سید مظہر علی شاہ صاحب کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے اس معزز ایوان میں ایک بہت اہم مسئلے کو اٹھایا اور آپ نے اس کی اجازت عنایت فرمائی۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے بارے میں حکومت کو بے حد تشویش ہے عوام کو بے حد تشویش ہے، عوامی نمائندگان کو بے حد تشویش ہے اور وہ لوگ جنہیں اخلاقیات کی کوئی پابندی نہیں ہوتی وہ اپنے نفسانی طمع میں آکر بھولے

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

بھالے لوگوں کو ایسے غلط اور سبز باغ دکھا کر ان کا روپیہ لوٹ کر اس سے اپنا مفاد اٹھاتے ہیں اور غریب لوگوں کو ان کی ایمانداری اور محنت سے کمائی ہوئی رقم سے محروم کر دیتے ہیں، اس چیز کے بارے میں بہت سے اقدامات کی ضرورت ہے۔

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کے خلاف حکومت سخت سے سخت کارروائی کرے گی اور جس طرح آپ نے ابھی تجویز فرمایا ہے حکومت ایسے لوگوں کو جو اس کاروبار میں ہیں اور ناجائز نفع اٹھا کر ملک سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے جلنے پر بھی پابندی لگائے گی میں جناب والا! . . . . .

جناب چیئرمین : جلدی کریں ورنہ وہ نکل جائیں گے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا! میں اس سلسلے میں فوری اقدامات کروں گا اور متعلقہ محکموں سے اس سلسلے میں رابطہ کروں گا، اب جناب والا! اس سلسلے میں ایک چیز یہ بھی ضروری ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں اقدامات بھی کیئے ہیں کہ اس بات کی بھرپور طور پر تشہیر کی جائے کہ لوگ ایسے آدمیوں کے جھانسے میں آ کر اپنی رقوم ان کے حوالے نہ کریں۔ اس سلسلے میں پہلے جو تشہیر ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔ میں اب اس سلسلے میں کوشش کروں گا کہ ریڈیو پر ٹیلی ویژن پر اور اخبارات میں حکومت کی طرف سے اور سٹیٹ بنک کی طرف سے اشتہارات دیئے جائیں جس سے عوام کو آگاہ کیا جائے کہ وہ اس سلسلے میں محتاط رہیں اور اپنی رقوم کی حفاظت کریں اور ایسے unscrupulous لوگوں اور exploiters کو اپنی رقوم مہیا نہ کریں، اس وقت جناب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک بیان جو انگریزی میں ہے، اسے پڑھ دوں اور اس کے بعد اگر کوئی ضرورت ہوئی تو مزید بات بھی عرض کی جائے گی۔

i) *RE*: PROTECTING GENERAL PUBLIC FROM THE ACTIVITIES OF PRIVATE COMPANIES SOLICITING DEPOSITS.

پروفیسر خورشید احمد : کام اردو میں ہو رہا ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب صحیح ہے لیکن اب انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے ذرا دقت پیش آئے گی اس لیے اگر آپ اجازت دیں تو انگریزی میں بات کروں۔

جناب چیئرمین : جس زبان میں آپ کو سہولت ہو اسی میں ارشاد فرمائیں۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, in March 1987 it came to the notice of the Finance Division, State Bank of Pakistan and Corporate Law Authority that a number of concerns that is sole proprieterships, firms and private limited companies were soliciting capital and deposit finances on tempting terms by inserting advertisements released in a persistent manner in various media promising incredibly high rate of profit return ranging between 4% to 8% per month. This situation calls concern among the agencies of the government as it was thougt that the finances being given by the pbulic to such comapnies were exposed to considerable risk as the sponsors of the companies did not offer adequate security to the public. As legal position regarding irregularity being committed by the companies was not clear, the government in its various agencies took a number of steps to discourage the public from falling in the trap of these companies. Some of the steps taken by the Government and its agencies are mentioned below :

1. The Government Corporate Law Authority and the State Bank of Pakistan issued press notes on 17th of April, 8th July and 19th July, 1987 cautioning the public against risks involved in placing funds with such companies.

2. Amendment was made in Banking Companies Ordinance 1962, through Finance Act of 1987. This amendment prohibited soliciting of deposits, finances through advertisements in the public media etc. Any person found guilty of violating the amended provisions of Banking Companies Ordinance, 1962, can be awarded punishment for a term which may extend to six months or fine upto rupees one lac or both.

It has been noted that after the amemdment the advertisements being issued by the companies do not solicit deposits, however, finances are being solicited for joint participation in investment and other methods. The State Bank of Pakistan has issued 113 show cause notices to the Directors of enterprises on whose behalf advertisements were issued. In reply 30 enterprises pleaded that the advertisements were inserted through ignorance of law and that no deposits have actually been accepted. In such cases it was decided to inspect the records of all such enterprises and where acceptance of deposits was not established to close down the cases after receiving a sworn affidavit from them. In 25 cases no reply has been received by the State Bank to the show cause notices. In five cases the firms are not traceable at the addresses given in the advertisements. In the remaining 53 cases inspection of 26 cases have not yet been finalised. In 22 cases where Bank's inspection revealed that deposit had been accepted, the State Bank has filed criminal complaints upto 9th January 1988, against the proprietors, Directors, partners of the concerned enterprises. It has been decided to file complaints against another five enterprises which are guilty of receiving deposits. The State Bank with the help of the Ministry of Finance is following up the cases.

پھر ایک تجویز جناب فاضل سینیٹر صاحب نے فرمائی ہے کہ اس کو ریگولیٹ
کیا جائے اس کے بارے میں عرض ہے۔

In addition to taking legal action against the companies guilty of violation of law, the government has issued companies invitation and acceptance of deposits rules under which private and public limited companies can obtain permission of the government to obtain deposits from the public within certain limitations. This has been done to facilitate the companies to mobilise funds for their own use. This would also enable the Corporate Law Authority to monitor and regulate receipt of finances by the companies and safeguard the interests of the public. However, no application has so far been received from any company for such permission. It may, Sir, be mentioned that while the Government would continue to take stern action against companies found guilty of violation of law, it may not be possible to fully eliminate

i) *RE*: PROTECTING GENERAL PUBLIC FROM THE ACTIVITIES OF PRIVATE COMPANIES SOLICITING DEPOSITS.

malpractices by the companies unless the general public responds to the appeals being made by the Government. The public needs to realise the risks involved in placing their funds at the disposal of companies without adequate security and legal cover. The State Bank of Pakistan and other agencies are being asked to start an advertising campaign to make the public fully aware of the risks involved in placing their funds at the disposal of the companies which are advertising in the press.

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے پریس سے استدعا کروں گا کہ اس سلسلے میں ایسے لوگوں نے جو دقت اور مشکل پیدا کر دی ہے جو **unserupulous** ہیں جو **exploiters** ہیں ان کی ان خواہشات اور ان بُرے عزائم کے خلاف پریس بھی مہربانی کر کے تعاون فرمائے اور اس سلسلے میں عوام کو واضح طور پر ایجوکیٹ کرے کہ وہ ان لوگوں کے کسی صورت میں شکار نہ ہوں۔ میں جناب والا! آپ کی وساطت سے فاضل ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں ہر ممکن اقدام کرے گی اور ایسے لوگوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی اس کے لیے مکمل تشہیر کا انتظام کیا جائے گا کہ عوام کو ان کے عزائم سے پورے طور پر آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ان کے شکار نہ ہوں۔

Mr. Chairman : Thank you.

With the Minister's statement we come to the conclusion of discussion on this important subject. We take up the next item which is the last item of the day. The adjournment motion moved earlier by Mr. Javed Jabbar and admitted by the House on the Medicine Muddle in Jinnah Post Graduate Centre, Karachi. Yes Mr. Javed Jabbar.

(ii) *RE* : MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman.

I whould like to point out Mr. Chairman that the way the motion has been phrased in the Orders of the Day does not reflect the words that were in the text.

Mr. Chairman : No. No. This is only a summary. It does not reflect exactly the wording of your adjournment motion. If you want to read your adjournment/motion please do.

Mr. Javed Jabbar : No, Sir. I simply wish to refresh the memory of the House by pointing out that the adjournment motion related to the supply of about 400,000 tablets the efficacy of which had expired with undated packs to the Jinnah Post Graduate Medical Centre. When one raised this, the Federal Minister of Health at that time responded to certain points and said that Ciba Giegy - the Company that had supplied this, had been asked to return the amount that had been paid to them. That the drug in question had been deregistered as a penalty for six months and that the stocks pending with the Jinnah Hospital had been destroyed but there were two issues that were left unanswered at that time and I hope that the present honourable Federal Minister for Health will, amongst other issues raised in this discussion, be kind enough to tell us specifically what were the steps taken to punish those officials responsible for ordering those drugs. This particular point was not spelt out in the response of the Federal Minister for Health at that time.

Secondly, it was not spelt out as to whether the steps promised or said to have been taken were actually taken because if my memory serves me right, between the announcement of this scandal in the press and the raising of the issue in the House a period of nearly three to four weeks has elapsed; and considering the slowness with which certain steps are taken one would like to be reassured. However, Sir, it is not enough simply to deal with this particular case in isolation. I think

the Jinnah Hospital scandal of this particular drug is the tip of the iceberg of scandals that exist in this country in relation to the production of drugs, in relation to their handling and management, in the manner in which they are prescribed, stored, dispensed and in the manner in which the very basic international safeguards that are recommended not applied and which need to be applied.

Therefore, in this discussion I would like to identify the measures that we believe are necessary for the Government to take. For instance, it is necessary to get a response from the Federal Minister for Health as to what are the processes used by the Federal Ministry of Health and the institutions under it to assess the level of degredation that occurs in stored drugs. To the best of my knowledge the equipment available in Pakistan is not of the optimum quality and is not of the latest possible technological sophistication. In conversations with pharmacists and experts in these matters I have been told that even though repeatedly requests have been made the necessary sophisticated equipment has not yet been acquired. Therefore, when the Government gets up and states that these drugs have been tested for their efficacy; unfortunately, I believe that the Ministers responsible for making the statements are not necessarily provided with the correct technical information. That there possible exists an unwitting, may be undeliberate conspiracy in this whole medical establishment that constitutes the health care system of this country against the neglected part of that sector which is the pharmacists.

Sir, it is well known all over the world that health care at the hospital level has to be composed of three elements. i.e. doctors, nurses and pharmacists. In Pakistan for some strange and mysterious reasons the lobby of the doctors which is so effectively represented by the Pakistan Medical Association, as indeed are certain other lobbies in this country like the All Pakistan Textile Mills Association, have somehow ensured that the pharamacists who are recognised virtualy in every other developing country of the world, are denied their rightful place in the health care delivery system in Pakistan. One hopes that the Government will take cognizance of this, if not through this particular adjournment motion at least through its own stated policy of achieving the objectives of the Prime Minister's Five Point. Programme because ensuring the provision of these services is, we are told, part of the Five

[Mr. Javed Jabbar]

Point Programme.

Now, Sir, at this particular time of our history, forty years after independence, investigation reveals that the handling of drugs, the recording when a drug was bought, where it should be dispensed, is being done by illiterate as well as semi-illiterate personnel employed in these very hospitals. This is shocking because the drugs require a very clear understanding of how they should be stored, in what quantities they should be dispensed, and, therefore, it would by very educative for one to be re-assured that at least in this respect people who are holding the posts of clerks or paper filers and pin-pushers, who do not have any specialist knowledge of drugs or pharmacy are henceforth going to be denied the opportunity to handle such a sensitive aspect of public health.

Sir, at this present time, it is estimated that about six hundred to seven hundred pharmacists are produced each year and that unfortunately at this time at least 2500 pharmacists are in a state of total unemployment. Yet the production of pharmacists continues and even though it has been estimated that the establishment of a hospital pharmacy service will result in a saving of as much as 10 to 15% in the normal losses that occur, no steps have been taken for the establishment of a hospital pharmacy service. Sir, the irony is that even though the President of Pakistan in July 1987 gave a categorical assurance publicaly reported that henceforth pharmacists would be inducted into hospitals under governmental control, no step according to public knowledge has been taken to implement this assurance. Also Dr. Noor Jehan Panezai in the National Assembly gave a similar assurance about six months ago and the same fate has come about with that assurance as well.

It is also noteworthy to point out that as far back as 1984 before the scandal blew up the Botha Press declaration of the Federation of International Pharmacists specifically advised countries that are not already implementing this to adopt and to pursue the very specific and detailed measures recommended by the Federation. And again, according to public knowledge that Botha Press declaration of 1984 has not been implemented. Now Sir, we also see that in August, 1987 'The Muslim' newspaper of Islamabad reported the very disturbing news that a contractor who has already been held guilty of supplying

ii) *RE*: MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI.

sub-standard drugs, had been indeed now awarded a new contract which I think illustrates the deficiencies of scruitny and policy that takes place. In the Sixth Five Year Plan there was a specific provision made, to make sure that Pharmacists played their due role in the health sector. Yet according to the mid term review of the Sixth Five Year Plan, there is a lack of data to tell us what has been done under this national mandate. Sir, the heads of the drug administrative systems in this country unfortunately operate with very limited powers. The heads, I believe, do not even have the administrative powers normally enjoyed by a Deputy Secretary and in reflection again of the very heavy predominance of doctors in the total system.

There is a need, Mr. Chairman, for the creation and the strenghening of a pharmacy council in Pakistan in line similar to the Pakistan Medical and Dental Council but hopefully not with the same flaws that mark the Pakistan Medical and Dental Council which one learns has become a kind of closed shop which does not allow the current main stream of thinking that exists in the doctors and in the young doctors particularly to enter into the decision making process. Also one recommendation is that the requirement of Bachelors degree in Pharmacy be made an essential requirement for appointment to any posts that have to deal with drug handling and dispensation.

Sir, in addition to focussing on public hospitals it is necessary to emphasize that a large majority of the country's people still go to private hospitals and clinics and there is a complete lack of regulation by Government on the method by which these private hospitals and clinics handle drugs. If we feel that it is bad enough in Government, in private hospitals and clinics too, there is a need for specific legislation and enforcement on drugs handling.

Sir, in the concluding part of my sybmissions I would like to point out the very strange anomaly that exists in terms of the total size and value of the drug sector in Pakistan and the number of people in the federal government who handle this very large sector. Now drug administration is a federal responsibility and even though the four provincial governments have their respective health systems. The federal government has primary responsibility and just a look at some of the date illustrates the strange contrast. For instance Sir, it is estimated that the total drug market is worth over rupees five billion per year

[Mr. Javed Jabbar]

that there is a 15 to 20% growth rate per year, that here are as many as 220 manufacturing units in Pakistan and as many as 300 units from which we procure specialist drugs from overseas and that as many as 50,000 retail outlets actually handle drugs in the country. Now as compared to this very large and staggering sector, the total number of officials reported to be working on this sector is as few as 22. Twenty two people alone are concerned with this very large sector. Now one is conscious of not wanting to enlarge the bureaucracy of burdening the public exchequar with more officials and more expenses but in this particular case investigation shows that the drug officials are extremely overworked and highly distracted that they are simply unable to handle the volume of work that they have to perform and therefore, it is recommended that in this respect atleast the Government consider addition to the set of officials and people who deal with this subject.

I would also like to point out that the national pharmacopoeia which is required by law to be published, has not been published regularly and would like to invite the attention of the Federal Minister of Health to the very informative, balanced and well considered recommendations of the 7th Conference of the Pakistan Pharmaceutical Pharmacists Association which took place last year and which I think is an emanently well argued case for action. Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Any other honourable Speaker, Janab Professor Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! اس تحریک التوا کے ذریعے میرے خیال میں دو اہم مسائل کی طرف ایوان کی اور حکومت کی توجہ مبذول کی گئی ہے، پہلی یہ کہ ہمارے سرکاری ہسپتال، خصوصیت سے جناح ہسپتال، جس کے ایک واقعہ سے یہ تحریک پیدا ہوئی، ان میں یہ احتیاط نہیں برتی جا رہی جو عوام کی صحت کے تحفظ کے لیے اور انسانوں کی جانوں کو بچانے کے لیے اور مریضوں کو مرض سے نجات دلانے کے لیے درکار ہے۔ مذہب معاشرے میں اور سب سے بڑھ.

ii) *RE*: MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI.

کہ مسلمان معاشرے میں انسانی جان سب سے قیمتی شے ہے۔ اس کو بچانے کے لیے ہر ممکن اقدام فرد اور ریاست دونوں کے لیے ضروری ہے۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اسلامی فقہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ایک طرف فقہا نے اس امر کی پوری پوری کوشش کی ہے کہ فرد کے حقوق محفوظ رہیں، اس کی آزادی پر کوئی ہاتھ نہ ڈالے، وہیں انہوں نے اس امر کی وضاحت بھی کی ہے کہ جب ایک فرد اپنی آزادی کو اس طرح استعمال کرے جو دوسرے انسانوں کی جان، مال، عزت کے لیے خطرہ بن جائے تو پھر اس کو روکنا ضروری ہے،

ہجر: جس کے معنی روکنے کے ہوتے ہیں، کے باب میں آپ کو بڑی اہم بحثیں ملیں گی اور ان میں نمایاں طور پر یہ بات رکھی گئی ہے کہ ایسا طبیب جو لوگوں کی زندگیوں کے لیے خطرہ بن جائے۔ جس کے پاس صحیح تربیت نہ ہو، صحیح علم نہ ہو، صحیح دوا نہ ہو، حکمران کا، ولی الامر کا، قاضی کا کورٹسی کا فرض ہے کہ وہ ایسے طبیب کو جو لوگوں کے لیے خطرہ جان بن رہا ہو، روکے۔ تو

جناب والا! سب سے پہلا مسئلہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ misue or unscrupulous خصوصیت سے ہسپتالوں کا اور ہسپتالوں میں بھی بنیادی چیزوں کو ملحوظ نہ رکھنا، جو لوگوں کی جان کے لیے ضروری ہیں، کے معاملات کی جانچ پڑتال کرنا ہے۔ میں نے خود کراچی میں اور پنڈی میں ہسپتالوں میں جا کر دیکھا ہے کہ وہاں کسمپرسی کی حالت میں مریض اپنے آپ کو پاتا ہے۔ دوائیں لینے کے لیے اسے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ نیشنل پریس میں بار بار یہ چیزیں آتی رہی ہیں اور پچھلے سیشن میں بھی میں نے خود روزنامہ ڈان اور مسلم، کے حوالے سے یہ چیزیں ایک تحریک التوا کے ذریعے سامنے رکھی تھیں کہ کئی فارماسیٹیکل کمپنیاں ایسی ہیں جنہوں نے سب سٹینڈرڈ ڈرگس تیار کی ہیں۔ ان کو اس بارے میں روکا بھی گیا اور ان پر چھاپہ بھی مارا گیا لیکن بعد میں

[Prof. Khurshid Ahmad]

کوئی اقدام نہیں کیا گیا - نتیجتاً انہوں نے پھر وہی کاروبار شروع کر دیا - یعنی ایک سرکل ہے جو ڈرگ کی امپورٹ میں، ڈرگ کی پروڈکشن میں اور ہسپتالوں میں انکی ہر چیز کے سلسلے میں جاری ہے - اگر آپ ان تمام باتوں پر کنٹرول نہیں کرتے تو یہ ایک بہت بڑا lacuna ہے ہمارے نظام میں -

دوسرا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈرگ کے سٹوریج کا، میں محترم وزیر صحت کو دعوت دوں گا کہ کبھی وہ اپلینڈ انداز میں، سٹوروں میں جا کر دیکھیں کہ وہ drugs جو بڑی sensitive drugs ہیں کس حالت میں پائی جاتی ہیں - جن چیزوں کے لیے ریفریجریشن ضروری ہے کیا ان کو ریفریجریٹ کیا جا رہا ہے - بعض حساس ادویات کو کچھ استعمال کرنے کے بعد کس طرح کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے - ایک چیز جسے ایک بار سے زیادہ ایکسپوز نہیں ہونا چاہیئے وہ بار بار ایکسپوز ہوتی ہے مجھے بازار سے دوائیں لیتے وقت خود تجربہ ہوا ہے - یہ ٹھیک ہے کہ دوا پر لکھا ہے کہ اس کی ایکسپائری ڈیٹ ۱۹۸۵ء ہے لیکن ۱۹۸۶ء میں وہی، دوا بیچی جا رہی ہے اور کیمسٹ اسے بیچ رہے ہیں - جب میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے یہ نوٹ نہیں کیا اس پر لکھی ہوئی expiry date نکل چکی ہے - اور نکلے ہوئے سال گزر چکا ہے تو اس نے کہا کہ I am sorry! لیکن یہ میں نے ایسا کیا ہر شخص تو ایسا نہیں کر سکتا - یہ قوم کی ذمہ داری ہے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان تمام معاملات کے اندر جو ضرورت ہے لوگوں کی صحت کے لیے اسکا اہتمام کرے - یہ چیز بار بار ہمارے سامنے آئی ہے کہ ہسپتالوں میں ایکسپائر ڈرگس استعمال ہوئی ہیں - یہ چیز بار بار سامنے آئی ہے کہ ایسی ڈرگس امپورٹ کی گئی ہیں جو بالکل اپنی expiry dates پر تھیں - اور اس کے بعد بیشتر ہسپتالوں میں انہیں use کیا گیا - جناب والا! یہ بڑا سیئریس مسئلہ ہے drugs کو import کرنا، ان کی مینوفیکچرنگ

ii) *RE*: MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI.

ان کی storage ، کون افراد ان کو ہینڈل کر رہے ہیں ۔ expiry date کا کوئی نہ کوئی نظام ہونا چاہیئے جس سے کہ ہر بیٹچ کے اوپر آپ ان چیزوں کو چیک کر سکیں ۔

دوسری بات جناب والا ! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عوام کی تعلیم بھی اس معاملے میں بے حد ضروری ہے آپ کے سکولوں میں جو سلیبس پڑھایا جاتا ہے ان میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ آپ بچوں کو بتلائیں کہ دوا کے بارے میں ہمیں کیا احتیاط برتنی چاہیئے ۔ والدین کو سمجھایا جائے کہ دوا کے سلسلے میں کیا احتیاط برتی جائے ڈاکٹرز اپنے مریضوں سے یہ کہیں کہ دوا لینے سے پہلے یہ خوب چیک کر لو کہ expiry date اس کی کیا تھی ۔ یہ معمولی سی چیزیں ہیں لیکن اگر آپ میڈیا اور اخبارات کے ذریعے سے نظام تعلیم کے ذریعے سے ' انفارمیشن کے ذریعے سے لوگوں کو یہ تمام چیزیں سکھائیں تو اس کے بعد پھر یہ قوم جو ہے اس کی صحت اور زندگی کی حفاظت زیادہ ہو سکے گی ۔

پھر تیسرا مسئلہ جناب والا ! یہ ہے کہ اگر سرکاری ہسپتال یا کوئی ڈاکٹر ایکسپائرڈ دوائی استعمال کرتا ہے ۔ یا کوئی دوسری غلطی کرتا ہے تو اسکی accountability ہونی چاہیئے ۔ میرے علم میں ہے کہ اسلام آباد کے ایک بڑے شخص کی بیٹی کو انجکشن سرکاری ہسپتال میں غلط لگا ۔ انٹرنیشنل ریلیشنز میں قائد اعظم یونیورسٹی میں فرسٹ ڈویژن کی طالبہ اس ایک انجکشن سے ایک ہفتے کے اندر اندر مر گئی ۔ ہمارے ہاں کوئی ایسا نظام نہیں ہے کہ accoutability ہو ۔ دنیا کے دوسرے ممالک میں قوانین موجود ہیں ۔ ایسے حالات میں ڈاکٹرز پر مقدمہ چلایا جاتا ہے ہسپتالوں پر مقدمہ چلایا جاتا ہے ۔ عدالتیں compensations دیتی ہیں ۔ اور آج جو compensations دیئے جا رہے ہیں وہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

quarter of a billion pounds or half a billion pounds دیئے جا رہے ہیں یہ دیکھ کر کہ ایک شخص کو کیا نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمارے ہاں ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک التوا نے ہمیں موقع دیا ہے اس مسئلے کے سارے پہلوؤں پر غور کرنے کا، جن میں سے ایک کا تعلق ہسپتالوں سے ہے ابھی چند ..... پہلے آپ کے سامنے یہ بات آئی تھی کہ Cardio Vascular Unit جو کراچی کا ہے وہاں سے ایک بہت بڑی قیمتی مشین، اور ایسی مشین جو کئی ٹن کی تھی چوری ہو گئی۔ کسی کو پتہ نہیں لگا۔ ایک مہینے تک وہ مشین غائب رہی اس کے بعد پھر لے دے ہوئی کچھ ملازمین کو پکڑا گیا ان کو سزائیں دی گئیں لیکن وہ حقیقی مجرم نہیں تھے۔ نتیجتاً وہاں اڑھائی سو افراد نے ہڑتال کی۔ اور پھر معلوم ہوا کہ ایک دن کسی دور دراز مقام پر پڑی ہوئی وہ مشین مل گئی۔ جناب والا! یہ سارا کھیل ہے۔ اس پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے اس کے لیے احتساب کا نظام ہونا چاہیئے اور دوسری چیز یہ ہے کہ ڈرگس کے بارے میں انکی امپورٹ انکی پروڈکشن ان کے سٹوریج ان کا کنزمپشن انکی سیل، ایکسپائری ڈیٹس، ان تمام کے بارے میں ایک systematic قانون بھی ہو اور تعلیم بھی۔

آخری چیز یہ ہے کہ لوگوں کو قانونی تحفظ دیجیئے اور accountability کا ایسا نظام پیدا کیجیئے کہ ایک ڈاکٹر کو، ایک ہسپتال کو اگر وہ فی الحقیقت negligent ہے تو پھر اسے سزا ملے۔ اسے compensate کرنا پڑے اور ایک عام آدمی جس نے suffer کیا ہے اس کے لیے کم از کم آپ مالی اہتمام کریں۔ اگر ان تمام پہلوؤں کا آپ احاطہ کریں گے تو پھر آپ قوم کے ساتھ انصاف کر سکیں گے اور افراد کی صحت کی ضمانت مل سکے گی۔ شکریہ!

ii) *RE*: MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI.

جناب چیئرمین : شکریہ ! کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں - جناب حسین بخش بنگلزئی صاحب -

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین ! معزز سینٹر جناب جاوید جبار صاحب نے بالکل برمحل، برموقع اور صحیح انداز میں اس فاضل ایوان کی توجہ اس طرف دلائی ہے - جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے جناب، اور جہاں تک ملک کے اندر صحت کا تعلق ہے اور جہاں تک ملک کے اندر ان کمپنیز کا تعلق ہے جو نام نہاد کمپنیز ہیں اور sub-standard دوائیاں بناتی ہیں چونکہ انہوں نے بہت ہی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے میں اس سلسلے میں دو باتیں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی اور جناب وزیر صحت کی خدمت میں عرض کرنا مناسب سمجھوں گا -

پہلی بات یہ ہے کہ تمام وہ کمپنیز، تمام وہ لوگ جو اس غریب ملک کے عوام کی صحت کے ساتھ صرف پیسے بنانے کے لیے کھیلتے ہوں ان کا سراغ لگایا جائے اور پھر انہیں قانون کے ذریعے کیفر کردار تک پہنچایا جائے - اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کسی طریقے سے کسی کے ساتھ امتیازی سلوک قطعاً نہ کیا جائے - اور اس کے علاوہ میں آپ کی اور اس فاضل ایوان کی وساطت سے تمام پاکستانی قوم سے اپیل کروں گا کہ کم ازکم تمام چیزوں کے لیے ہر تکلیف کے لیے وہ صرف اور صرف حکومتِ وقت کو مورد الزام نہ گردانیں بلکہ اس سلسلے میں لوگوں کا بھی باشعور شہریوں کی حیثیت سے اپنا بھی کوئی فرض ہوتا ہے لہٰذا میری یہ پوری پاکستانی قوم سے درخواست ہے کہ اس قسم کے غلط لوگ جب کبھی جہاں کہیں اور جس حیثیت سے نظر آئیں انکا انسداد لوگوں کو خود کرنا چاہیئے اور

[Mir Hussain Bakhsh Bangulzai]

اس سلسلے میں پورے معاشرے کو مل کر اس قسم کے غلط کار لوگوں کی نشاندہی چاہیئے نہ صرف حکومت کو متوجہ کرنا چاہیئے بلکہ ہر آدمی جو اس معاشرے کی صحت کے ساتھ کھیلتا ہے غلط قسم کی دوائیاں بناتا ہے وہ اس قوم کا مجرم ہے وہ ناقابل معافی ہے اور پاکستان کے ہر باشعور شہری کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اس قسم کے خطرناک کھیل کھیلنے والوں کا فوری طور پر اور اسی وقت علاج کرے اس سلسلے میں صرف حکومت کی طرف ہی نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ ہر شہری اپنا فرض محسوس کر کے حکومت کے ساتھ تعاون کرے اور معاشرے کو غلط کار لوگوں سے بچائے ۔ شکریہ !

جناب چیئرمین : بہت شکریہ ۔ کوئی اور صاحب ۔ جناب اکرم سلطان صاحب ۔

Haji Akram Sultan : Thank you, Mr. Chairman.

Supporting what has already been said on the subject I, through you, would like to bring it to the notice of the honourable Minister, particularly the multi-national companies who are producing number of drugs in Pakistan and even though the D.G.Health controls their prices. The cost factor on account of high raw material export to Pakistan is one of the fundamental factor which is giving them large profits outside and very low profits in Pakistan. This was one point, I thought, which would be pertinent to bring to his notice. And of course, Sir, I think, it is very appropriately mentioned by Mr. Javed Jabbar and my other colleagues, I think, health should be our priority No.1 and the fact that out of the budget the allocation given to this sector, I think, needs to be improved and I sincerely hope that the honourable Minister

ii) *RE*: MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI.

would pursue the Finance or whoever other agency may be, to ensure that they are fully geared up to control the sector of health. Thank you, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین : شکریہ ! اور کوئی صاحب .... نہیں تو سجاد حیدر صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ debat کو wind-up کریں ۔ جناب سجاد حیدر صاحب ۔

Syed Sajjad Haider : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Mr. Chairman, first of all, I wish to express my gratitude to the honourable. Members who have brought this vital issue before the Houe for discussion. I also wish to place on record my appreciations for my honourable colleagues and in order to save the time of the House, I wish to make a very brief statement that I have the entire record before me and I have no hesitation to admit on the floor of this House that it does not inspire me to defend myself. I do not wish to go into the details but I must admit that very pertinent questions have been raised and I just wish to request you Mr. Chairman, that in all fairness a committee of the House should be constituted which would join me to determine as to what has gone wrong. Not only should we confine ourself to the drug policy, not only confine ourself to the four lac Trasicor tablets which have been imported by the J.P.M.C. I would go a little further that we should have the right to determine and also hold the people accountable for this very serious lapse and this is just all that I would say at this stage and if the law and the procedure of the House allows us I think it would be very very fair and just to proceed on the line that I have suggested.

Mr. Chairman : Thank you very much. I think it is quite a constructive suggestion. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I appreciate the tone and the courtesy that has been shown by the Federal Minister for Health but at the same time I wish to record the fact that this motion was admitted over seven months ago and it was the duty of the Ministry to prepare him fully with the facts that have been asked for, with the issues that were raised initially so that seven months later we could be satisfied that the basic punitive action has been taken. So, that is one point; the second point Sir, I want to submit for your consideration is that I welcome the suggestion to form a committee but here I would request you not to refer this matter to the conventional Standing Committee which is suffering from inactive state but to constitute a special committee on which obviously 'yours truly' would like to find a place because there are concerns which I think not to be addressed very quickly. Thank you.

Mr. Chairman : This was the question that I wanted to put to the honourable Minister myself that whether he has the Standing Committee in mind or he would like to constitute a special committee. If it should be a special committee then I think the House should decide it right now.

Syed Sajjad Haider : Mr. Chairman, as far as the details are concerned, they are with me but let me be very honest, I am ashamed to produce those details before you; for instance a show cause notice was served on 5 members of the Health Services and I am certainly not satisfied with the explanation that they have given and placed on record. The system of accountability as it prevails today will not lead us anywhere. Therefore, I leave it entirely to the honourable members of the House and to you Sir, to decide as to what will be the constitution of the committee and in fact I would even go a little step further to say that there should be a time limit imposed within which a report from this committee should be placed on the floor of this House. It may be a special committee but a time limit must be imposed so that the matter is not delayed. If there is any information that the honourable Members require I have it with me.

ii) *RE*: **MEDICINE MUDDLE IN JINNAH POST GRADUATE MEDICAL CENTRE, KARACHI.**

Mr. Chairman : Thank you. I think we would take advantage of the very generous offer which the Minister has made and I must say that he has been very honest about the whole thing and we should, I think, express our appreciation for that sincerity and for that open-ness and for that honesty.

Prof. Khurshid Ahmed : We are deeply impressed by his honesty and forthrightness.

Mr. Chairman : So, what we should do is now to select a committee, I think, if you permit me i would suggest the names you can add to them or you can substract from them as you wish starting with Mr. Javed Jabbar, Professor Khurshid Ahmed, Mr. Akram Sultan, Mr. Hussain Bakhsh Bangulzai and any other individual who is interested in this subject, Mr. Abdul Majid Kazi, I think this should be enough.

Professor Khurshid Ahmed : With the Minister.

Mr. Chairman : With the Minister, as convener.

Syed Sajjad Haider : Mr. Chairman, I would also request you to identify the terms of reference also.

Mr. Chairman : Terms of reference that I thought was a little tricky and what I thought was that I would leave it to you gentleman to suggest it to the Secretariat. I would have a look at it, I have in mind what should be done but I think between the three of you Mr. Javed Jabbar the mover of the motion, Professor Khurshid and yourself. I think you can suggest it to the Secretariat and we would then record those terms of reference and the committee, I think, should report, say within how much time ?

Mr. Javed Jabbar : Sir, it should be 4 to 6 weeks, not later.

Mr. Chairman : I think it can be finalized within that period.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I don't think we would require that much time, if I have your permission Sir, I propose the name of Mr. Muhammad Ali Khan Hoti also.

Mr. Chairman : As the Leader of the House ?

Syed Sajjad Haider : Yes. Sir.

Mr. Chairman : Right. I have no objection

(Interruption)

Prof. Khurshid Ahmed : Let it be four weeks.

Mr. Chairman : Well let it be 4 weeks (one month). Then we agree on the special committee and the terms of reference would be separately drawn up by the three or four gentlemen that I have suggested and the committee would submit its report on those terms of reference within one month.

Mr. Javed Jabbar : Yes. Thank you.

Mr. Chairman : Right. Well then this brings us to the end of the discussion and also to the end of the day. The House is adjourned to meet on Thursday, the 21st January, at 9.30 a.m. Thank you.

[The House adjourned to meet again at nine thirty of the Clock in the morning on Thursday, January 21, 1988].